THU.26.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 275
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 26/نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 275
۱۵/جمادی الآخر 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

کوئی ایرانی جہاز تاریخ کی سب سے بڑی بحری ناکہ بندی کو توڑ نہیں سکا: ٹرمپ

واشنگٹن:25/نومبر (ایجنسی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کی بندرگاہوں پر عائد امریکی بحری ناکہ بندی کو تاریخ کی سب سے بڑی ناکہ بندی قرار دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ اب تک کوئی ایرانی جہاز اس حصار کو توڑنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ ان کا کہنا ہے کہ ایران کی میزائل داغنے کی صلاحیت بھی محدود ہو کر رہ گئی ہے اور امریکہ جب چاہے جنگ ختم کر سکتا ہے۔ وائٹ ہاؤس میں منگل کو یوم شکر کی تقریب کے دوران صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ گزشتہ اپریل میں بحری ناکہ بندی نافذ ہونے کے بعد سے کسی ایرانی جہاز نے اسے عبور نہیں کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آبنائے ہرمز کے راستے جنگ سے پہلے کے مقابلے میں اب زیادہ مقدار میں تیل منتقل کیا جا رہا ہے۔ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ جاری جنگ کے اختتامی اہداف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس جنگ کے لیے آئندہ جنوری تک فنڈز دستیاب ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ کانگریس میں ڈیموکریٹس کی مخالفت جنگ کو مقررہ وقت سے پہلے ختم کرنے کا سبب نہیں بنے گی۔ بعد ازاں نیویارک پوسٹ کو دیے گئے انٹرویو میں امریکی صدر نے دعویٰ کیا کہ امریکہ ایران کے خلاف جنگ جیت چکا ہے اور وہ جب چاہے فوجی کارروائی روک سکتا ہے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ ایرانی بندرگاہوں کی بحری ناکہ بندی برقرار رکھی جائے گی۔ ایران میں حکومت کی تبدیلی کے معاملے پر ٹرمپ نے کہا کہ اسرائیل کا یہ ہدف قابل حصول ہو سکتا ہے لیکن یہ ان کا ذاتی مقصد نہیں ہے۔ ان کے بقول ان کی بنیادی تشویش یہ ہے کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل نہ کر سکے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت کی تبدیلی ان کے نزدیک جنگ کا کوئی لازمی معیار نہیں ہے۔ ٹرمپ نے ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایران کے ساتھ جنگ 1979 میں شروع ہوئی تھی اور وہ واحد امریکی صدر ہیں جنہوں نے اس جنگ میں حصہ لیا ہے۔ دوسری جانب ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکریٹری محسن رضائی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں ایک بار پھر کہا ہے کہ ایران امریکی بحری ناکہ بندی توڑنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ امریکہ کی جانب سے کسی بھی نئے حملے کا پوری طاقت سے جواب دیا جائے گا۔ یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات دوبارہ شروع کرانے کے لیے سفارتی کوششیں جاری ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان ایسا معاہدہ کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کے ذریعے جاری تنازع کو ختم کیا جا سکے۔ ایران کے چیف مذاکرات کار اور پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے بھی امریکی فریق کے ساتھ مذاکرات کے لیے اپنے ملک کی سات شرائط پر قائم رہنے کا اعادہ کیا ہے۔ ٹرمپ اس سے قبل ایران کی ترمیم شدہ تجویز کو ناقابل قبول قرار دے چکے ہیں۔ اس تجویز میں آبنائے ہرمز کو دو دن کے اندر کھولنے کے بدلے سات مطالبات پیش کیے گئے تھے۔ ان میں تمام محاذوں پر جنگ کا خاتمہ، ایران پر عائد پابندیوں کا خاتمہ، ایرانی بندرگاہوں کی امریکی ناکہ بندی ختم کرنا، بیرون ملک منجمد ایرانی اثاثوں پر عائد پابندیاں ہٹانا اور ایران کے اطراف تعینات امریکی فوجیوں کا انخلا شامل تھا۔ امریکی صدر نے خبردار کیا ہے کہ اگر معاہدہ طے نہیں پایا تو وہ 2027 کے آغاز کے بعد ایران کے خلاف فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کر سکتے ہیں۔ گزشتہ جمعہ کو وائٹ ہاؤس میں پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے کہا تھا کہ تہران جنگ ختم کرنے کے لئے معاہدہ چاہتا ہے، لیکن امریکہ کسی مانعے یا دکھاوے کے سمجھوتے کے بجائے حقیقی معاہدہ چاہتا ہے۔ مجموعی طور پر دونوں ملکوں کے درمیان بیانات کی تلخی، بحری ناکہ بندی اور فوجی کارروائیوں کی دھمکیوں نے خطے میں کشیدگی بڑھا دی ہے۔ خاص طور پر آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کی سلامتی کو لاحق خطرات نے عالمی سطح پر تشویش پیدا کر دی ہے۔



بحری ناکہ بندی سے پریشان نہیں ایران، بنیادی اشیا کے ذخائر اطمینان بخش ہیں: نائب صدر

تہران:25/نومبر (ایجنسی): ایران کے نائب صدر اول محمد رضا عارف نے امریکی بحری ناکہ بندی کے اثرات کو کم تر قرار دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ تہران کو اس سے کوئی تشویش نہیں ہے۔ ان کے مطابق ملک میں بنیادی اور اہم اشیا کے ذخائر تسلی بخش ہیں اور بازاروں میں اشیا کی فراہمی بھی مناسب ہے۔ تاہم دوسری جانب ایرانی معیشت شدید دباؤ کا سامنا کر رہی ہے، تیل کی برآمدات متاثر ہوئی ہیں اور ایرانی کرنسی کی قدر میں مسلسل گراوٹ دیکھی جا رہی ہے۔ ایرانی سرکاری خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق محمد رضا عارف نے بدھ کے روز کہا کہ امریکی بحری ناکہ بندی ایران کے لیے باعث تشویش نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک کی جنوبی سرحدوں کے علاوہ دیگر سرحدی راستوں سے بنیادی اشیا کی درآمد، ان لوڈنگ اور کسٹم کلیئرنس میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ان کے بقول یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ ایران ناکہ بندی کے دباؤ سے متاثر نہیں ہو رہا۔ مارکیٹ ریگولیشن کمٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر اول نے کہا کہ ملک میں بنیادی اور اسٹریٹجک اشیا کے ذخائر اچھی حالت میں ہیں اور بازاروں میں رسد کی کوئی کمی نہیں ہے۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے ایسا نظام تیار کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا جو کم از کم تین ماہ تک بنیادی اشیا کی قیمتوں میں اضافے کو روک سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ قیمتوں پر قابو پانا اور بازاروں میں استحکام برقرار رکھنا ضروری ہے۔ عارف کے یہ دعوے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب ایرانی کرنسی کی قدر میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ گزشتہ منگل کو امریکی ڈالر کے مقابلے میں ایرانی کرنسی کی قیمت گر کر 2 لاکھ 79 ہزار تومان ٹی ڈالر تک پہنچ گئی۔ اسے ملک کی معاشی مشکلات اور امریکی پابندیوں و بحری ناکہ بندی کے باعث تیل سے ہونے والی آمدنی میں کمی کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ ایران کے صدر مسعود پزشکیان بھی ماضی میں ملک کے معاشی بحران کا اعتراف کر چکے ہیں۔ چند روز قبل انہوں نے شہریوں سے توانائی کے استعمال میں کفایت شعاری اختیار کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا تھا کہ جنگ صرف فوجی محاذ پر نہیں لڑی جا رہی، بلکہ معیشت بھی اس کا ایک اہم محاذ ہے۔ ایرانی معیشت پہلے ہی مسلسل بلند افراط زر اور مالی عدم توازن کا شکار ہے۔ اس صورت حال نے عام شہریوں کی قوت خرید، کاروباری سرگرمیوں اور پیداواری شعبوں کو متاثر کیا ہے۔ امریکی بحری ناکہ بندی اور مغربی پابندیوں کے باعث تیل کی برآمدات میں رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں، جبکہ مالی لین دین کی لاگت بڑھنے اور بیرون ملک سے حاصل ہونے والی آمدنی کی واپسی میں مشکلات نے بھی معیشت پر دباؤ بڑھایا ہے۔ اس کے نتیجے میں ملکی بازاروں میں غیر ملکی کرنسی کی دستیابی متاثر ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ ایران کی غیر ملکی آمدنی کا بڑا حصہ تیل، پیٹرولیم مصنوعات اور پیٹرو کیمیکل مصنوعات کی برآمدات سے حاصل ہوتا ہے۔ بحری ناکہ بندی اور مغربی پابندیوں نے مل کر ان برآمدات کو متاثر کیا ہے، جس سے غیر ملکی زرمبادلہ کی آمد میں مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔ اس معاشی دباؤ میں مزید اضافے کا سبب امریکی وزارت خزانہ کی جانب سے 24 اگست 2026 کو شروع کی گئی معاشی اخراج مہم کو بھی قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ توانائی کی برآمدات کے راستوں میں، بحری ناکہ بندی سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں نے ایران کی معیشت کے لیے مشکلات مزید بڑھا دی ہیں۔

’یوم آئین‘ پر انجیجیت دیکے کا ’جمہوریت بچاؤ‘ ریلی نکالنے کا اعلان

ناگپور: ۲۵/نومبر (ایجنسی): کانگریس کے سابق ایم پی انجیجیت دیکے نے جمعرات ۲۶/نومبر کو ناگپور کے مومیہ حان چوک پر ریلی نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ ۲۶/نومبر کو ’یوم آئین‘ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ انہوں نے عوام سے جمہوریت کے تحفظ اور آئین کی بالادستی کیلئے متحد ہونے کی اپیل کی ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ ریلی شام ۴ بجے منعقد ہوگی جس کا نعرہ ’جمہوریت بچاؤ، آئین بچاؤ‘ ہے۔ یہ ریلی وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس اور مرکزی وزیر نتن گڈکری دونوں کے آبائی شہر ناگپور میں منعقد کی جائے گی۔ انجیجیت دیکے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ریلی کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک پوسٹر بھی شیئر کیا جس میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی تصویر ہے۔ دریں اثناء انجیجیت دیکے نے ’میٹا‘ پر ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویر کے ساتھ پوسٹ ٹنک رسائی نہ دینے کا الزام لگایا ہے۔ ’میٹا‘ پر جاری ویڈیو میں انہوں نے کہا ہے کہ وزیر اعظم مودی کی تصویر کو چند گھنٹوں میں زیادہ پہنچ ملی جبکہ امبیڈکر کی تصویر والی پوسٹ کے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔ انجیجیت دیکے نے تجربہ کے طور پر بنائی گئی پوسٹ میں وزیر اعظم نریندر مودی کی تصویر کو بہترین وزیر اعظم لکھا ہے۔ انجیجیت دیکے نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ”اس یوم آئین پر آیئے ہم سب اپنی جمہوریت کی حفاظت کرنے، آئینی اقدار کو برقرار رکھنے اور بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے کا عہد کریں۔ میں ۲۶/نومبر کو ناگپور میں آپ سبھی ملوں گا۔“ یہ اعلان انجیجیت دیکے کے ۲۲/نومبر کو بچی میں ایک عوامی ریلی کے انعقاد کے چند دن بعد سامنے آیا ہے۔ اس ریلی میں انہوں نے مرکز اور گوا کی بی جے پی حکومتوں پر ’ووٹ چوری‘ کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ حکومت عام لوگوں کے مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کیلئے مذہبی تقسیم کو فروغ دے رہی ہے۔

غزہ میں اسرائیلی نسل کشی کے سبب جو کچھ تباہ ہو چکا ہے، اس کی تعمیر نو کے لیے کوئی بھی امداد ناکافی: کانگریس

دبئی: ۲۵/نومبر (ایجنسی): حکومت ہند نے فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے 25 لاکھ ڈالر کی امداد فراہم کی ہے۔ یہ امداد اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین (یو این آر ڈبلیو اے) کو دی گئی ہے۔ اس بات کی جانکاری مشہور صحافی سدھانت سبل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر دی ہے۔ حالانکہ کانگریس نے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس عمل کے لیے بی جے پی حکومت کو مبارکباد دینے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی کے سبب جو کچھ تباہ ہو چکا ہے، اس کی تعمیر نو کے لیے کوئی بھی امداد کبھی کافی نہیں ہو سکتی۔“ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ”بس امید کی جا سکتی ہے کہ یہ حکومت اور دنیا بھر کی حکومتیں آنے والے وقت میں کہیں زیادہ بڑے پیمانے پر امداد فراہم کرتے ہوئے اپنی فیاضی اور یکجہتی کا دائرہ مزید وسیع کریں گی۔“ پون کھیڑا نے فلسطین معاملہ میں حکومت ہند کے رویہ پر بھی اپنی فکر ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ ”سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان کو ایک خود مختار، آزاد، قابل عمل اور محفوظ فلسطینی ریاست کے قیام سے متعلق مذاکرات کی حمایت میں اپنا واضح اور غیر مبہم موقف ایک بار پھر دہرانا چاہیے۔ فلسطین ایک ایسی ریاست ہو جو اسرائیل کے ساتھ پُرامن طور پر بقائے باہمی کے ساتھ رہ سکے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”وقار، آزادی اور بنیادی حقوق سے محروم کیے جانے کی تلافی کوئی بھی رقم یا مالی امداد نہیں کر سکتی۔“ اپنی سوشل میڈیا پوسٹ کے آخر میں انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”ہندوستان کو فلسطینی عوام کے لیے اپنی زمین، خود مختاری اور وقار کے حق کی حمایت میں مضبوطی کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔“

چانکیہ نے ’دام، دَنڈ، بھید‘ کا استعمال کر لیا ہے، لیکن وہ ناکام ہوئے ہیں: جئے رام رمیش

دبئی: ۲۵/نومبر (ایجنسی): مودی حکومت خواتین ریزرویشن بل اور حد بندی بل کو پاس کرانے کے لیے اکثریت حاصل کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ اس انتظار میں حکومت نے ابھی تک سرمائی اجلاس کا اعلان نہیں کیا ہے۔ اس معاملہ میں کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے خاص طور سے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور کہا ہے کہ ”چانکیہ نے سام، دام، دنڈ، بھید کا استعمال کر لیا ہے۔ لیکن وہ ناکام ہو گئے ہیں۔“ جئے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”لوک سبھا میں 2 تہائی اکثریت حاصل کرنے کی اپنی بے تاب کوشش میں ہیں۔“ انھوں نے پوسٹ کا آغاز کچھ اس انداز میں کیا ہے کہ ”کوٹلیہ کی معیشت میں سام، دام، دنڈ اور بھید کا ذکر ہے۔ لوک سبھا میں دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کی اپنی بے تاب کوشش میں، تاکہ خطرناک حد بندی بل کو پاس کرایا جا سکے۔“ وہ آگے لکھتے ہیں ”خود کو چانکیہ ماننے والے ان صاحب نے آخری 3 طریقوں (دام، دنڈ اور بھید) کا سہارا لیا لیکن وہ ناکام رہے۔ کیوں نہ وہ پہلے طریقے (سام) کو آزما کر دیکھیں؟“ سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس جنرل سکریٹری نے پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے کا بھی ذکر کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ”کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے جی نے گزشتہ 7 ماہ میں 11 اپریل، 16 جولائی، 27 اگست اور 16 اکتوبر کو وزیر اعظم کو خط لکھ کر یہی راستہ (سام یعنی بات چیت) اختیار کرنے کا مشورہ دیا ہے، لیکن ان خطوط کا کوئی بھی جواب تک نہیں آیا ہے۔“ حد بندی معاملہ پر کانگریس لیڈر سندیپ دیکشت نے بھی مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ”ان کا ایک ہی طریقہ ہے کہ کسی طرح سے کچھ اکثریت بنا کر دو تہائی سے اپنے حد بندی بل کو پاس کریں۔ چونکہ وہ اکثریت ان کے پاس موجود نہیں ہے، اس لیے انھوں نے ادھر اُدھر سے خریدنا شروع کر دیا ہے۔“ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ 200-100 ممبران پارلیمنٹ، جو بھی ان کی قیمت ہو سکتی ہے، مقرر کیا ہوگا۔

عمر خالد اور شرجیل امام کو سپریم کورٹ سے نہیں ملی ضمانت، دہلی پولیس کو نوٹس جاری

دبئی: ۲۵/نومبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے دہلی فسادات سے جڑی بڑی سازش کے معاملے میں آج عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت عرضیوں پر سماعت کی۔ عدالت نے دونوں کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی صدارت والی بنچ اس معاملے کی سماعت کر رہی تھی۔ عدالت نے کہا کہ وہ عبوری ضمانت کی درخواست پر غور کرنے سے قبل پولیس کا موقف سننا چاہے گی۔ اس سلسلے میں عدالت نے دہلی پولیس کو نوٹس بھی جاری کیا ہے۔ عمر خالد کی جانب سے سینئر وکیل کپل سبل پیش ہوئے۔ انہوں نے عبوری ضمانت کی عرضی پر غور کرنے کے لیے کہا۔ اس پر چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے کہا کہ ’آج نہیں‘۔ کپل سبل نے کہا کہ عمر خالد گزشتہ 6 سال سے زیادہ عرصے سے جیل میں ہیں۔ اس پر جسٹس جوے مالیہ باگچی نے کہا کہ ”آپ نے عبوری ضمانت سے متعلق مطالبہ کیا ہے۔ پہلے دوسرے فریق کو اس پر جواب دینے دیں۔“ چیف جسٹس نے کہا کہ اس معاملے کی سماعت کے لیے 3 ججوں کی بنچ تشکیل دی جائی ہے۔ شرجیل امام کی جانب سے پیش ہوئے وکیل سدھارتھ دوے نے اس پر اپنا اعتراض ظاہر کیا۔ تب چیف جسٹس نے کہا کہ ”میسرز دوے، مختلف خیالات کے ٹکراؤ کو دیکھتے ہوئے اس معاملے پر گہرائی سے غور کرنا ہوگا۔“ کپل سبل نے بنچ سے اپیل کی کہ اس معاملے کو جلد از جلد سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جائے۔ اس پر عدالت نے کہا کہ ہمیں حقائق کی جانکاری ہے اور ہم نے اپنی تیاری مکمل کر لی ہے۔ کپل سبل کے یہ پوچھنے پر کہ کیا اس معاملے کو عبوری راحت کی سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جا سکتا ہے، چیف جسٹس نے کہا کہ اصل معاملے کو سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ 5 جنوری 2026 کو جسٹس اروند کمار اور جسٹس این وی انجاریا کی بنچ نے شرجیل امام اور عمر خالد کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ حالانکہ اسی معاملے میں گلفشاں فاطمہ سمیت 5 دیگر ملزمین کو ضمانت دے دی گئی تھی۔ اس وقت عدالت نے ایک سال تک ضمانت نہ دینے کی شرط عائد کی تھی۔ درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ سپریم کورٹ کی جانب سے عائد ایک سال کی پابندی جلد ہی ختم ہونے والی ہے۔ ایسے میں طویل عرصے سے جیل میں بند ہونے کے باعث انہیں ضمانت دی جانی چاہیے۔

”مہاراشٹر حکومت بدعنوانی میں ڈوبی ہوئی ہے“

وزیر نے تجویز منظور کرنے کے لیے 5/کروڑ روپے رشوت مانگی: سنجے راوت کا سنگین الزام

اورنگ آباد: ۲۵/نومبر (ایجنسی): شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے مہاراشٹر حکومت پر بدعنوانی کے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریاست کے سماجی بہبود کے وزیر نے ایک تجویز کو منظوری دینے کے بدلے 5 کروڑ روپے رشوت طلب کی ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے کہا کہ مہاراشٹر کی پوری حکومت بدعنوانی میں ملوث ہے۔ ہمیں دیویندر فرنویس سے بہت امیدیں تھیں۔ شفاف حکومت چلانے کی بات کی جاتی ہے، لیکن جب سے ایکناتھ شندے ان کے ساتھ آئے ہیں، تب سے بدعنوانی کا معاملہ مزید بڑھ گیا ہے۔ کسی غریب کا کام پیسے دیے بغیر نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی آپ کو ایک مثال دی ہے۔ میرے ساتھ ایک شخص بیٹھے تھے، جن کی ایک غیر سرکاری تنظیم (این جی او) ہے۔ مہاراشٹر کے سماجی بہبود کے وزیر کے ذریعے دلتوں، غریبوں اور پسماندہ طبقات کے لیے مختلف منصوبے تیار کیے جاتے ہیں۔ اس شخص نے انا بھاؤ ساٹھے ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے تحت ایک ترقیاتی مرکز قائم کرنے کی تجویز پیش کی تھی لیکن اسے منظوری نہیں دی گئی۔ سنجے راوت نے الزام لگایا کہ وزیر نے متعلقہ شخص کو بلا کر کہا کہ جب تک انہیں 20 فیصد کمیشن نہیں ملے گا اور وہ اپنے ہاتھوں سے 5 کروڑ روپے نہیں دیں گے، تب تک اس کی تجویز منظور نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر وزیر خود بدعنوانی کی بات کر رہا ہے تو مہاراشٹر کی عورت کیا رہ جائے گی؟ انا بھاؤ ساٹھے ایک عظیم شخصیت، بڑے ادیب، شاعر اور سماجی مصلح تھے۔ مہاراشٹر کی تحریک تعمیر میں بھی ان کا بہت اہم اور فعال کردار رہا تھا۔ راوت نے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ سے سوال کیا کہ ان کی قیادت میں بدعنوانی اس سطح تک پہنچ گئی ہے۔ اگر کوئی اینٹی کرپشن محکمہ جانا چاہتا ہے تو وہاں بھی بدعنوانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں عام آدمی کہاں جائے گا اور اس کی فریاد کون سنے گا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آج واضح کہا ہے کہ اگر اس طرح کی تجاویز منظور کرنے کے لیے پیسے مانگے جا رہے ہیں تو میں رشوت کی رقم لے کر وزیر کے پاس جاؤں گا اور ان سے اس پر دستخط کرنے کو کہوں گا۔ یہ کوئی پہلا معاملہ نہیں ہے۔ اس وزیر نے اب تک جتنی بھی تجاویز منظور کی ہیں، ان سب میں پیسے لیے ہیں۔ میرے پاس اس سلسلے میں 27 شکایات آئی ہیں۔ سنجے راوت نے مزید الزام لگایا کہ 8 سے 10 ایسے وزیر ہیں جن کی وزارتوں میں پیسے دیے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔ یہ تمام وزیر ایکناتھ شندے کے گروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بالاصاحب ٹھاکرے نے ہمیں اس لیے وزیر نہیں بنایا تھا کہ ہم عوام کو لوٹیں۔ ہم نے لوگوں کو لوٹنے کا کوئی لائسنس نہیں لیا تھا اور اسی وجہ سے پارٹی ٹوٹ گئی۔ یہ پارٹی کردار اور اخلاقیات کے معاملے پر منقسم ہوئی ہے۔ سنجے راوت نے کہا کہ اس معاملے میں وزیر داخلہ کو کارروائی کرنی چاہیے۔ میں کوئی نیا رکن پارلیمنٹ نہیں ہوں بلکہ گزشتہ 25 برسوں سے پارلیمنٹ کا رکن ہوں، اس لیے میری بات کو سنجیدگی سے لیا جانا چاہیے۔ مجھے معلوم ہے کہ مجھے کیا بولنا ہے اور کیا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہمارے اٹھائے گئے معاملے پر توجہ دیں اور اس سلسلے میں ضروری کارروائی کریں۔

آسام کو نیا ایئر پورٹ، ہندوستان بنے گا کرین-بلڈوزر کا ہب

پی ایم مودی کی صدارت میں کابینہ کا اہم فیصلہ



دبئی: ۲۵/نومبر (ایجنسی): وزیر اعظم مودی کی صدارت میں بدھ (25 نومبر) کو کابینہ کی جانب سے کئی بڑے فیصلے لیے گئے، جس میں سب سے خاص آسام کو نئے گرین فیلڈ ایئر پورٹ کی منظوری ہے۔ کابینہ نے سلچر کے ڈولئی میں نئے ایئر پورٹ کی منظوری دی ہے، جس کے لیے 2014 کروڑ روپے منظور کیے گئے ہیں۔ نیا سلچر ایئر پورٹ میزورم، تریپورہ، ناگالینڈ اور منی پور کے لیے ایک کنیکٹنگ پوائنٹ کا کام کرے گا۔ مجوزہ گرین فیلڈ ایئر پورٹ میں 12351 مربع میٹر کی ایک نئی ٹرمینل بلڈنگ اور 2705 میٹر 45 x میٹر کا رنوے ہوگا۔ یہ پیک ٹائم میں 800 مسافروں (400 آنے والے اور جانے والے) کو سالانہ 1 ملین مسافروں کو سنبھالنے کی صلاحیت رکھے گا۔ اس منصوبے کی تخمینہ لاگت 2014 کروڑ روپے ہے اور اس کا پورا خرچ ایئر پورٹس اتھارٹی آف انڈیا (اے اے آئی) اپنے اندرونی وسائل سے اٹھائے گی۔ یہ منصوبہ وادی براک اور اس سے متصل شمال مشرقی خطے کو کنیکٹیویٹی فراہم کرے گا، جس سے سیاحت کو فروغ ملے گا۔ اس سے شمال مشرقی خطے کے خراب ہونے والے سامان (جیسے پھل-سبزیاں وغیرہ) کی مال برداری کو فروغ ملے گا۔ اس کے علاوہ وہ دیگر اہم اعلانات بھی کیے گئے ہیں۔ این ایم سی سی میں کابینہ کے فیصلوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے اشونی ویشنو نے کہا کہ ہندوستان کرین، بلڈوزر اور سرنگ کھودنے والی مشینوں کا مینوفیکچرنگ ہب بنے گا۔ کابینہ نے تعمیراتی اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق آلات (سی آئی ای) کی تیاری کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے 11000 کروڑ روپے کے منصوبوں کو منظوری دی ہے۔ اس منصوبے کی مدت 8 سال (مالی سال 2026-27 سے 2033-34 تک) ہے۔ اس منصوبہ میں آلات کی 7 ایسی اقسام شامل ہیں جنہیں مکمل طور پر یا بڑی حد تک درآمد کیا جاتا ہے۔ ان میں ٹنل بورنگ مشینیں، آف-ہائی وے ٹرک، ایکسکیویٹر، کرین، لوڈر، پائلنگ رگ اور ڈرلنگ مشینیں شامل ہیں۔ کابینہ نے کامراجار پورٹ لمیٹڈ میں دوسرے کنٹینر ٹرمینل کی تعمیر کو بھی منظوری دے دی ہے۔ پی ایس ٹی سمیت اس منصوبے کی تخمینہ لاگت 4288 کروڑ روپے ہے۔ اس منصوبے کے تحت 900 میٹر طویل کنٹینر ٹرمینل تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ جس کا ڈیزائن ڈرافٹ 18 میٹر ہوگا اور اس کی سالانہ کنٹینر-ہینڈلنگ کی صلاحیت 2 ملین ٹوئنٹی-فٹ ایکویولنٹ یونٹس (ٹی ای یو) ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ کابینہ نے 1141 کروڑ روپے کے بجٹ کے ساتھ ’پوسٹل آپریشنز ایکسم‘ (ڈاک آپریشنز منصوبہ) کو جاری رکھنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس منصوبے کا مقصد ڈاک نیٹورک کو جدید بنانا، پارسل اور ڈاک کی خدمات کو مضبوط کرنا اور دیہی علاقوں میں رابطے کی سہولت کو بہتر بنانا ہے۔ کابینہ نے محکمہ ڈاک کے لیے 1491 کروڑ روپے کے بجٹ کے ساتھ ’انٹیگریٹڈ مینجمنٹ اسکیم‘ (جائیدادوں کے انتظام کے منصوبے) کو جاری رکھنے کی بھی منظوری دی ہے۔

یوپی اسمبلی الیکشن: سماجوادی پارٹی کی پہلی فہرست میں پانچ امیدواروں کا اعلان



لکھنؤ: ۲۵/نومبر (ایجنسی): اکھلیش یادو کی سماج وادی پارٹی نے 2027 کے یوپی اسمبلی انتخابات کے لیے اپنی پہلی امیدواروں کی فہرست جاری کر دی ہے۔ ریٹوں کے بٹوارے پر سماج وادی پارٹی کانگریس کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ امیدواروں کا اعلان کرتے ہوئے ایس پی نے واضح کر دیا ہے کہ وہ انتخابات کے لیے پوری طرح سے تیار ہے۔ پہلی فہرست میں پانچ امیدواروں کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ ان پانچ میں سے چار موجودہ ایم ایل اے ہیں۔ ان میں سہارنپور کی دو سیٹیں شامل ہیں۔ عمران مسعود سہارنپور سے کانگریس کے لوک سبھا رکن ہیں۔ واضح رہے عمر علی خان کو سہارنپور کے بیہات سے اور آشو ملک کو سہارنپور اسمبلی سیٹ سے امیدوار بنایا گیا ہے۔ ناہید حسن کو شاملی کی کیرانا اسمبلی سیٹ کے لیے، محبوب علی کو امروہہ اسمبلی سیٹ کے لیے اور جیوتی ٹودھی کو للت پور کی للت پور اسمبلی سیٹ کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔ پچھلی بار مہیش کشواہا نے سماج وادی پارٹی کے ٹکٹ پر للت پور سے الیکشن لڑا تھا لیکن ہار گئے تھے۔ بی جے پی جیت گئی، اور رام رتن کشواہا ایم ایل اے بن گئے۔ اس بار سماج وادی پارٹی نے یہاں سے ٹودھی اور خواتین کے اتحاد پر قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا ہے۔ امیدواروں کے اعلان کے درمیان، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے ایک ایکس پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”تمام سیٹوں پر آپ اور میں لڑتے ہیں، ہماری جیت کی تعداد ان سیٹوں کی تعداد سے زیادہ ہونی چاہیے جو ہم نہیں جیتتے۔ صرف جیت ہی تقسیم کو قابل احترام بنائے گی، کیونکہ صرف جیتنے والی سیٹ عزت لاتی ہے۔ 26 سیٹوں کے علاوہ، آپ کی ٹیم نے آج ہی ان تمام سیٹوں کی شناخت کی ہے، جو آپ کی ٹیم کے پاس ہے، براہ کرم ہم ان تمام سیٹوں کی شناخت کریں جو ممکنہ طور پر ہمارے پاس ہیں۔ پھر ہم ملیں گے اور دیکھیں گے کہ کون سی سیٹ اور کون سا امیدوار جیتنے کی پوزیشن میں ہے۔“ سماجوادی پارٹی کے سربراہ نے سربراہ نے مزید کہا: ”آپ کی تنظیم نے، جس طرح لوک سبھا میں پی ڈی اے کے ساتھ مکمل تعاون کیا، اس کی ہمیشہ تعریف کی جائے گی، کیونکہ اس نے مل کر فرقہ پرست بی



روزنامہ ورقِ تازہ
2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
26 Nov. 2026



ورقِ تازہ

ادار یہ 26 Nov. 2026

یومِ آئین اور عوامی اعتماد

ایک عام شہری کے لیے آئین کوئی بھاری بھرکم قانونی کتاب نہیں ہوتی جو صرف عدالتوں اور وکیلوں کے دفتروں میں رکھی ہو۔ عام آدمی کے لیے آئین وہ خاموش ضمانت ہے جو اسے یہ بھروسہ دلاتی ہے کہ اس ملک میں اس کی آواز کی بھی اتنی ہی قیمت ہے جتنی کسی بڑے سرمایہ دار یا طاقتور لیڈر کی۔ جب بھی کوئی شہری اپنے حقوق کے لیے کھڑا ہوتا ہے یا ووٹ ڈالنے کے لیے قطار میں لگتا ہے، تو دراصل وہ اسی دستاویز کی طاقت کو محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ ۲۶؍نومبر کی تاریخ ہندوستان کے اسی جمہوری سفر کا ایک اہم سنگِ میل ہے۔ ۱۹۴۹ء میں اسی دن دستور ساز اسمبلی نے ۲؍سال، ۱۱؍ماہ اور ۱۸؍دن کی طویل بحث ومباحثے کے بعد ملک کا آئین باضابطہ طور پر قبول کیا تھا، جسے بعد میں ۲۶؍جنوری ۱۹۵۰ء کو نافذ کیا گیا۔ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اور دستور ساز اسمبلی کے دیگر اراکین نے ملک کے سماجی ڈھانچے، تنوع اور آنے والے وقت کی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر ایک ایسا نظام مرتب کیا جس کی بنیاد انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے پر رکھی گئی۔ کئی دہائیوں تک اس دن کو قومی قانون دن کے طور پر منایا جاتا رہا، جس کی تجویز ۱۹۷۹ء میں سابق سفارت کار اور پارلیمنٹ رکن ایل ایم سنگھوی نے سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن میں پیش کی تھی۔ بعد ازاں اکتوبر ۲۰۱۵ء میں مرکزی حکومت نے ڈاکٹر امبیڈکر کی وراثت اور سماجی انصاف کے پیغام کو عام کرنے کے لیے ۲۶؍نومبر کو باضابطہ طور پر یوم آئین قرار دیا۔ تب سے اسکولوں، کالجوں، عدالتوں اور سرکاری دفاتر میں آئین کی تمہید پڑھنے اور شہری حقوق وفرائض پر گفتگو کرنے کی روایت چل نکلی ہے۔ تاہم، رواں برس یومِ آئین ایسے ماحول میں آرہا ہے جب ملک کے سیاسی حلقوں میں انتخابی عمل اور ووٹ کے حق کو لے کر ایک نئی بحث چھڑی ہوئی ہے۔ ایک طرف سرکاری اور تعلیمی سطح پر آئینی اقدار کو یاد کرنے کی تیاریاں ہیں، تو دوسری طرف اپوزیشن جماعتیں ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کا معاملہ اٹھا کر سڑکوں پر اترنے کی بات کر رہی ہیں۔ یہ صورتحال بتاتی ہے کہ آئین پر گفتگو اب صرف تقریبات تک محدود نہیں رہی، اس کا تعلق سیدھے زمینی سیاست اور عام آدمی کے ووٹ سے جڑ گیا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے اعلان کیا ہے کہ پارٹی ۲۶؍نومبر کو ملک بھر میں ’’سمودھان رکشا مارچ‘‘ نکالے گی، جس میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے لکھنؤ سے شریک ہوں گے۔ پارٹی کے مطابق یہ مارچ ڈاکٹر امبیڈکر یا مہاتما گاندھی کے مجسموں کے قریب سے شروع ہوگا اور کارکن ہر پولنگ بوتھ تک جا کر ان ووٹروں کی شناخت کریں گے جن کے نام فہرست سے کٹ گئے ہیں۔ اس سارے احتجاج کے مرکز میں الیکشن کمیشن کی جانب سے کی جانے والی ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) ہے۔ کے سی وینوگوپال کا دعویٰ ہے کہ بہار اسمبلی انتخابات سے قبل شروع ہونے والا یہ عمل اب کئی ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں تک پھیل چکا ہے، اور تینوں مراحل کو ملا کر اب تک ۱۳؍کروڑ سے زیادہ نام فہرست سے ہٹائے جا چکے ہیں، جن میں اکیلے بہار کی مسودہ فہرست سے ۶۵؍لاکھ سے زیادہ نام شامل ہیں۔ انہوں نے قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے ان الزامات کا حوالہ بھی دیا جن میں مہادیو پورہ، الند اور ہریانہ میں انتخابی فہرستوں میں بے ضابطگیوں کی بات کہی گئی ہے۔

اپوزیشن کا مؤقف ہے کہ ووٹر لسٹ سے بڑے پیمانے پر نام کٹنے کا سب سے زیادہ خطرہ غریبوں، دلتوں، قبائلیوں، اقلیتوں، روزی روٹی کے لیے دوسرے شہروں میں جانے والے مزدوروں اور شادی کے بعد گھر بدلنے والی خواتین کو لاحق ہے۔ دوسری جانب انتظامی نقطہ نظر سے ووٹر لسٹ کی نظرثانی ایک معمول کا عمل سمجھا جاتا ہے، جس کا مقصد فہرست کو صاف ستھرا رکھنا، فرضی یا دوہرے اندراجات ہٹانا اور وفات پا جانے والے افراد کے نام خارج کرنا ہوتا ہے۔ لیکن جب لاکھوں اور کروڑوں ناموں کے کٹنے کی بات سامنے آئے، تو عام شہری کے ذہن میں سوالات پیدا ہونا فطری ہے۔ اس بحث کا ایک اور اہم رخ آئینی اداروں کی ساکھ اور ان پر عوامی اعتماد سے جڑا ہوا ہے۔ کانگریس نے الیکشن کمشنروں کے انتخاب کے قانون میں کی گئی ترمیم پر بھی اعتراض اٹھایا ہے، جس کے تحت چیف جسٹس کو انتخابی کمیٹی سے باہر کر دیا گیا اور کمشنروں کو سرکاری فرائض کے دوران قانونی تحفظ (امیونٹی) فراہم کی گئی۔ جہاں حکومتی حلقے ان تبدیلیوں کو انتظامی سہولت اور پارلیمانی اختیار کے دائرے میں دیکھتے ہیں، وہیں ناقدین کا خیال ہے کہ انتخابی عمل کی شفافیت کے لیے الیکشن کمیشن کا ہر طرح کے دباؤ اور شبہے سے آزاد نظر آنا بے حد ضروری ہے۔ اگر ہم سیاسی الزامات اور جوابی دعووں سے ہٹ کر ایک عام شہری کی نظر سے دیکھیں، تو ووٹ کا حق کسی بھی جمہوریت کی سب سے بنیادی اینٹ ہے۔ ایک مزدور، کسان یا چھوٹا دکاندار پانچ سال میں ایک بار جب پولنگ بوتھ پر جاتا ہے، تو اسے احساس ہوتا ہے کہ ملک کی حکومت بنانے میں اس کی بھی شراکت ہے۔ اگر کسی تکنیکی غلطی، کاغذی کارروائی کی پیچیدگی یا لاپرواہی کی وجہ سے کسی مستحق اور زندہ شہری کا نام فہرست سے غائب ہو جائے، تو یہ صرف ایک نام کا کٹنا نہیں ہوتا، اس شہری کے جمہوری حق کا نقصان ہوتا ہے۔ یہاں عام شہریوں میں آئینی شعور اور بیداری کی کمی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آئین کو نافذ ہوئے ۷۵؍برس سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، لیکن آج بھی بڑی تعداد میں لوگ اپنے بنیادی حقوق، فرائض اور ووٹر لسٹ میں اندراج کے طریقوں سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ محض ایک دن اسکولوں یا دفاتر میں آئین کی تمہید پڑھ لینے سے یہ خلا پر نہیں ہو سکتا۔ آئینی تعلیم کو روزمرہ کی زبان میں عام آدمی تک پہنچانا وقت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری بھی صرف احتجاج یا بیان بازی تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ اگر واقعی بوتھ کی سطح پر ووٹروں کے نام کٹ رہے ہیں، تو تمام جماعتوں کے کارکنوں کو مل کر عام لوگوں کی رہنمائی کرنی چاہیے تاکہ کوئی بھی اہل شہری اپنے حق رائے دہی سے محروم نہ رہے۔ یومِ آئین ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جمہوریت کسی ایک جماعت یا حکومت کی جاگیر نہیں، یہ سب کی مشترکہ امانت ہے۔ آئین کی عظمت اس کی شقوں کی تعداد یا تقریبات کی شان وشوکت سے نہیں، اس بات سے ناپی جاتی ہے کہ زمین پر عام آدمی کے حقوق کتنے محفوظ ہیں۔ اگر ادارے شفاف رہیں، سیاست دان آئینی حدود کا احترام کریں اور شہری اپنے حقوق کے تئیں بیدار رہیں، تو ہندوستانی جمہوریت ہر آنے والے چیلنج کا مقابلہ مضبوطی سے کر سکتی ہے۔

پاکستان کی پہلی نیٹ فلکس سیریز پر انڈیا میں پابندی لگانے کا مطالبہ کیوں؟

عمیر علوی

پاکستان کی پہلی اوریجنل سیریز جو بچے ہیں سنگ سمیٹ لو‘ کی اگلے ماہ نیٹ فلکس پر ریلیز کو مقامی انڈسٹری کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ لیکن انڈیا میں اس سیریز کی ریلیز پر پابندی کا مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے۔ چار دسمبر 2026 کو ریلیز ہونے والی یہ سیریز دنیا کے 191 ممالک میں دستیاب ہوگی اور اسے متعدد زبانوں میں ڈب کیا گیا ہے۔ ایم ڈی فلمز کے بینر تلے بننے والی اس سیریز کی کہانی معروف ناول نگار فرحت اشتیاق نے لکھی ہے، جبکہ اسے مومنہ درید نے تخلیق اور ہدایت کاری کی ہے۔ ممکنہ طور پر 13 اقساط پر مشتمل اس سیریز کے پہلے حصے میں پانچ اقساط شامل ہیں۔ اس کی کہانی تین نسلوں اور محبت کی چھ داستانوں کے گرد گھومتی ہے۔ تاہم اس کی عالمی ریلیز کے ساتھ ایک سوال بھی اہمیت اختیار کر گیا ہے: کیا نیٹ فلکس پر موجودگی پاکستانی ڈراموں کو نئے ناظرین تک پہنچانے کے ساتھ مقامی انڈسٹری کے کام کرنے کا انداز بھی تبدیل کر سکتی ہے؟ پاکستانی مصنفہ فرحت اشتیاق نے سنہ 2013 میں ’جو بچے ہیں سنگ سمیٹ لو‘ کے نام سے ناول لکھا تھا۔ اس کی کہانی بنیادی طور پر سکندر (احد رضا میر) اور لیزا (اقرا عزیز) کے گرد گھومتی ہے۔ سکندر ہارورڈ میں قانون کا طالب علم ہے جو اپنے ماضی سے تنگ آ کر اٹلی کے شہر روم چلا جاتا ہے جہاں اس کی ملاقات لیزا نامی مصورہ سے ہوتی ہے، جس کی اپنی زندگی بھی کئی پیچیدگیوں کا شکار ہے۔ اٹلی میں دونوں کی ملاقات ان کی زندگیوں کو ایک غیر متوقع سمت میں لے جاتی ہے، ٹریلر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ڈرامے کو روم کے ساتھ ساتھ کراچی، سکردو اور لندن جیسے شہروں میں بھی شوٹ کیا گیا ہے، جہاں مختلف کرداروں اور نسلوں کی زندگیوں کے ذریعے محبت، رشتوں اور انسانی تعلقات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ سیریز کا نام اور اس کا بنیادی خیال فیض احمد فیض کی نظم سے متاثر ہے۔ اس حوالے سے کہانی صرف رومانوی تعلقات تک محدود نہیں رہتی بلکہ ان یادوں، رشتوں اور تجربات کو بھی موضوع بناتی ہے جنہیں انسان اپنی زندگی میں سمیٹتا رہتا ہے۔ اس سیریز کی ایک نمایاں خصوصیت اس کی بڑی کاسٹ ہے۔ احد رضا میر اور اقرا عزیز کے ساتھ فواد خان، ماہرہ خان، ہانیہ عامر، حمزہ علی عباسی، صنم سعید، مایا علی، آمنہ شیخ، خوشحال خان، احمد علی اکبر اور بلال اشرف بھی اس کا حصہ ہیں۔ ان کے علاوہ ثمینہ احمد، سامعہ ممتاز، شہزاد نواز، عمیر رانا، نادیہ جمیل، نادیہ خان، عدیل حسین اور سیف حسن بھی مختلف کرداروں میں نظر آئیں گے، جبکہ ہم نیٹ ورک کی صدر سلطانہ صدیقی کے پوتے اور ہدایتکارہ مومنہ درید کے بیٹے شاہ زین درید اس سیریز کے ذریعے اداکاری کا آغاز کر رہے ہیں۔ پاکستانی ناظرین کے لیے اس کاسٹ کی ایک خاص کشش فواد خان اور ماہرہ خان کی جوڑی بھی ہے، جو ڈرامے ’ہم سفر‘ کے بعد ایک مرتبہ پھر ایک ایسے منصوبے میں نظر آئے گے جسے فرحت اشتیاق نے تحریر کیا۔ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے بھی اس سیریز کی اہمیت ہے۔ نیٹ فلکس جیسے عالمی پلیٹ فارم پر اردو زبان اور مانوس چہروں کو دیکھنا ان کے لیے اپنی ثقافت سے جڑے رہنے کا ایک ذریعہ بن سکتا ہے۔ سیریز میں کام کرنے والی اداکارہ آمنہ شیخ کے مطابق اس کی شوٹنگ 2024 میں ہوئی تھی، لیکن اس کے بعد بھی اس پر کام جاری رہا۔ بی بی سی نیوز اردو سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ بطور اداکار وہ اپنے اگلے منصوبوں میں مصروف ہو گئی تھیں، لیکن پروڈیوسرز اور باقی ٹیم اس سیریز کی تکمیل میں مصروف رہی۔ حال ہی میں ڈبنگ کے دوران انھیں اندازہ ہوا کہ اس عرصے میں کتنا کام کیا گیا۔ وہ کہتی ہیں: ’میں اس منصوبے کا حصہ بننے پر، بہت خوش اور پُرجوش ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ اس سیریز میں نظر آنے والے تمام اداکاروں نے اس کے لیے اپنا وقت دیا۔ میرے خیال میں اس ٹیم میں شامل ہر اداکار اس کا مستحق ہے۔‘ ایک ہی منصوبے میں اتنے فنکاروں کا اکٹھا ہونا پاکستانی انٹرٹینمنٹ انڈسٹری کے لیے بھی خوش آئند ہے۔ وہ اسے فنکاروں کی فیملی کا دوبارہ اکٹھا ہونا اور ان کی صلاحیتوں کی توثیق قرار دیتی ہیں۔‘

اس سیریز کی تیاری کا سفر بھی خاصا طویل رہا ہے۔ مومنہ درید کے مطابق اس منصوبے پر تقریباً آٹھ سال کام کیا گیا، جبکہ اس کی شوٹنگ میں 200 دن لگے۔ اتنے طویل عرصے تک ایک منصوبے سے وابستہ رہنے کے باوجود مومنہ درید اسے اپنی کامیابی قرار دینے میں محتاط ہیں۔ وہ کہتی ہیں: ’میں ابھی فخر کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں بلکہ عاجز ہوں۔ مجھے فخر اس وقت ہوگا جب اس منصوبے کے ذریعے پاکستان کے لیے نیٹ فلکس کے دروازے کھلیں گے۔‘ ان کا یہ بیان اس منصوبے کو صرف ایک سیریز کی ریلیز سے آگے لے جاتا ہے۔ ان کے نزدیک اصل کامیابی یہ ہوگی کہ اس کے بعد بھی پاکستانی پروڈکشنز کو عالمی پلیٹ فارم پر کام کرنے کے مواقع ملیں۔ ڈرامہ نگار فرحت اشتیاق بھی اس موقع کو اپنے کام کی عالمی سطح پر نمائش سے بڑھ کر دیکھتی ہیں۔ ان کے مطابق اس منصوبے کے حوالے سے خوشی کے ساتھ گھبراہٹ اور ایک اوور ویلمنگ کیفیت بھی ہے۔ وہ کہتی ہیں: ’اس وقت بہت زیادہ خوشی بھی ہے اور گھبراہٹ بھی۔ یہ ایک بہت بڑی اور جذباتی کیفیت ہے۔ مجھے اپنے لیے اتنی خوشی نہیں جتنی اپنے ملک کے لیے محسوس ہو رہی ہے کہ اب پاکستانی ڈرامے عالمی ناظرین دیکھیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ پاکستان کی جو تصویر دنیا کے سامنے جانی چاہیے، وہ اس ڈرامے کے ذریعے پہنچے۔‘ سیریز کی موسیقی اور پس منظر کی دھنیں معروف موسیقار وجیل حیات نے ترتیب دی ہیں۔ وہ 80 اور 90 کی دہائی میں وائٹل سائنز بینڈ کا حصہ رہے اور بعد میں کوک سٹوڈیو کے ابتدائی اور مقبول ادوار میں ان کی موسیقی کو خاصی پذیرائی ملی۔ وجیل حیات کی شمولیت اس لیے بھی اہم ہے کہ ان کا کام پاکستانی موسیقی میں روایتی اور جدید انداز کے امتزاج سے پہچانا جاتا ہے۔ سیریز کے ٹریلر اور موسیقی کی رونمائی کے بعد اس کے فنکاروں نے اسے سوشل میڈیا پر بھی شیئر کیا، جہاں اس منصوبے کے حوالے سے دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔ اداکارہ ماہرہ خان نے اپنے کردار راحت کے حوالے سے پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ ’زندگی بھر اس کردار کا ایک حصہ ان کے ساتھ رہے گا۔‘ ’دنیجات‘ سے شہرت پانے والے اداکار نمیر خان نے بھی اس ٹریلر لانچ کو پاکستانی سٹوری ٹیلنگ کے لیے مائل اسٹون قرار دے دیا۔ ایک سوشل میڈیا صارف نے ٹریلر میں نظر آنے والی تمام پاکستانی اداکاروں کا کولاج بنا کر شیئر کیا تو کسی کے نظر میں ٹریلر ایڈٹ کرنے والا داد کا مستحق ہے۔ پاکستانی ڈرامے کئی برسوں سے بیرون ملک مقیم جنوبی ایشیائی ناظرین میں مقبول ہیں۔ یوٹیوب اور سوشل میڈیا نے ان کی رسائی میں مزید اضافہ کیا ہے۔ انڈیا سمیت دیگر ممالک میں پاکستانی ڈراموں کے مکالموں اور کرداروں پر بننے والی ویڈیوز بھی اس مقبولیت کا اظہار کرتی ہیں۔ لیکن یہ مقبولیت زیادہ تر ان لوگوں تک محدود رہی ہے جو پہلے سے پاکستانی ثقافت، زبان یا فنکاروں سے واقف ہیں۔ نیٹ فلکس جیسے پلیٹ فارم پر موجودگی سے ان لوگوں تک بھی رسائی ممکن ہو سکتی ہے جنھوں نے اب تک کوئی پاکستانی ڈرامہ نہیں دیکھا۔ ویانا کی یونیورسٹی آف میوزک اینڈ پرفارمنگ آرٹس میں سکرپٹ رائٹنگ کے استاد ڈاکٹر عمیر احمد خان اس کی مثال انڈیا میں نیٹ فلکس کے تجربے سے دیتے ہیں۔ ان کے مطابق نیٹ فلکس نے انڈین ناظرین کے لیے مقامی کہانیوں، ثقافتی موضوعات اور فلم سازی کے منفرد انداز کو اپنی عالمی معیار کی پروڈکشن ویلیو کے ساتھ جوڑا جس کے نتیجے میں نہ صرف اسے ایک الگ شناخت ملی بلکہ مقامی مواد کو بھی بین الاقوامی سطح پر نئی پذیرائی حاصل ہوئی۔ وہ کہتے ہیں: ’جب نیٹ فلکس انڈیا آیا تو اس نے وہاں کے منفرد کہانی سنانے کے انداز کو اپنایا اور اسے اپنی پروڈکشن ویلیو کے ساتھ یکجا کیا۔ اسے شروع ہی سے بڑے بڑے ناموں کی ضرورت نہیں تھی۔ رادھیکا آپٹے اور سیف علی خان جیسے اداکار مرکزی کرداروں میں تھے لیکن تھیٹر اور چھوٹے پلیٹ فارمز سے آنے والے فنکاروں کو بھی اپنی صلاحیتیں دھانے اور پہچان بنانے کا موقع دیا گیا۔ یہی وہ چیز تھی جس نے انڈین نیٹ فلکس کو منفرد بنایا۔‘ ڈاکٹر عمیر احمد خان کے خیال میں ’جو بچے ہیں سنگ سمیٹ لو‘ پر پابندی کے ساتھ ساتھ پاکستانی ڈراموں، فلموں اور سیریز پر مستقل پابندی عائد کرنے کے لیے قانون سازی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ خط میں پلوامہ، پہلگام اور سنہ 2008 میں ہونے والے ممبئی حملوں کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان پر انڈیا میں دہشت گردی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کبھی بھی انڈیا کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا، لہٰذا پاکستانی فنکاروں، ڈراموں، فلموں، سیریز، پوڈ کاسٹس سمیت ہر طرح کے مواد پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ پاکستان کے وفاقی وزیر احسن اقبال نے اس خبر پر ردعمل دیتے ہوئے سوشل میڈیا پر لکھا ہے کہ ’پہلے کھیلوں کو ہتھیار بنایا گیا، پھر پانی کو، اور اب فن اور ثقافت کو۔ آل انڈیا سنی ورکرز ایسوسی ایشن نئی دہلی سے مطالبہ کر رہی ہے کہ پاکستانی مواد پر مستقل پابندی عائد کی جائے۔‘ ان کا کہنا تھا کہ ’آپ کو کتنے عدم تحفظ کا شکار ہونا پڑتا ہے کہ ایک کرکٹ میچ سیاسی خطرہ نظر آئے اور ایک ٹیلی وژن ڈرامہ قومی سلامتی کا مسئلہ محسوس ہو؟‘ انھوں نے لکھا کہ ’کھلاڑیوں کو کھیلنے دو، پانی کو بہنے دو، فنکاروں کو تخلیق کرنے دو، اور ناظرین کو خود فیصلہ کرنے دو کہ وہ کیا دیکھنا چاہتے ہیں۔‘

(بی بی سی اردو)

آدھی دنیا فتح کرنے والا چنگیز خان ہندوستان کی سرحد سے واپس کیوں لوٹ گیا؟

ریحان فضل

نوٹ: یہ تحریر بی بی سی اردو نے پہلی بار 22 دسمبر 2025 کو شائع کی تھی جسے آج کے دن کی مناسبت سے قارئین کے لیے دوبارہ پیش کیا جا رہا ہے۔ تقریباً 800 سال پہلے، ایک منگول خانہ بدوش نے بحیرہ اسود سے لے کر بحرالکاہل تک پھیلی ہوئی ایک وسیع سلطنت قائم کی۔ اس کا نام تیموجن تھا جو بعد میں پوری دنیا میں چنگیز خان کے نام سے مشہور ہوا۔ ’منگولوں کی خفیہ تاریخ‘ میں بتایا گیا ہے کہ جب وہ پیدا ہوا تو اس کی ہتھیلی میں خون کا ایک لوتھڑا موجود تھا۔ مقامی لوگوں کے نزدیک یہ اس بچے کے عظیم فاتح ہونے کی علامت تھی۔ لیکن چنگیز خان کے لیے ابتدائی زندگی آسان نہ تھی۔ ان کے والد کو دشمنوں نے زہر دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا اور یوں وہ بہت چھوٹی عمر میں ہی بے سہارا ہو گئے۔ خان نام کی وجہ سے بہت سے لوگ انھیں مسلمان مانتے ہیں جبکہ خان دراصل ایک لقب ہے۔ وہ منگول تھے اور شمن پرستی پر یقین رکھتے تھے، جس میں آسمان کی پوجا کرنے کی روایت تھی۔ چنگیز خان نے اپنی ابتدائی زندگی غربت میں گزاری لیکن فتوحات کا جو سلسلہ اس نے 50 سال کی عمر میں شروع کیا اس نے اسے دنیا کے عظیم فاتحین میں شامل کر دیا۔ ان کی قیادت میں منگولوں نے پورے چین، وسطی ایشیا، ایران، مشرقی یورپ اور روس کے ایک بڑے حصے پر حکومت کی۔ چنگیز کی فوجیں آسٹریا، فن لینڈ، کروشیا، ہنگری، پولینڈ، ویت نام، برما، جاپان اور یہاں تک کہ انڈونیشیا تک پہنچ گئیں۔ ایف ای کروز اپنی کتاب 'Epoch of Mongols' میں لکھتے ہیں کہ ’چنگیز کی سلطنت 12 ملین مربع میل پر پھیلی ہوئی تھی، یعنی افریقی براعظم کے برابر اور شمالی امریکہ کے براعظم سے بڑا علاقہ۔ اس کے مقابلے میں رومی سلطنت بہت چھوٹی تھی۔‘ اگر دیگر عالمی فاتحین کی کامیابیوں پر نظر دوڑائی جائے تو سکندر اعظم کے پاس ایسی فوج تھی جو اس کے والد فلپ نے بنائی تھی۔ اسی طرح جولیس سیزر کی رومی فوجی برتری کی 300 سالہ پرانی تاریخ تھی۔ نپولین انقلاب فرانس کے بعد ملنے والی عوامی حمایت کی بدولت حکومت کرنے کے قابل ہوا۔ اس کے برعکس چنگیز خان کو اپنی روایات خود ایجاد کرنی پڑیں اور بے شمار سیاسی اور سماجی مسائل سے نبرد آزما ہو کر اس نے بڑی مشکل سے اپنے لیے جگہ بنائی۔ ایک نوجوان کے طور پر، اس نے باز کے ساتھ پرندوں کا شکار کرنے کا فن سیکھنا شروع کیا۔ اس وقت مستقبل کے لیڈر کے لیے یہ ایک ضروری ہنر سمجھا جاتا تھا۔ چنگیز خان نے کبھی پڑھنا یا لکھنا نہیں سیکھا۔ 13 سال کی عمر میں اس نے اپنے سوتیلے بھائی کو قتل کر دیا۔ فرینک میک لین اپنی کتاب 'چنگیز خان: دنیا کو فتح کرنے والا انسان' میں لکھتے ہیں کہ ’اتنی چھوٹی عمر میں قتل سے پتہ چلتا ہے کہ چنگیز خان فطری طور پر بے رحم تھا۔ اس نے اپنی جوانی میں ہی مستقبل کے بارے میں سوچنے کی صلاحیت پیدا کر لی تھی۔ وہ اپنے سوتیلے بھائی کو ایک حریف سمجھتا تھا، جو جانشینی کا دعویٰ کرتا تھا۔‘ رفتہ رفتہ چنگیز خان نے خود کو ایک نوجوان سپہ سالار کے طور پر قائم کرنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنی تقریباً پوری زندگی خیموں اور لڑائی میں گزاری، اس کے لیے سول انتظامیہ پر توجہ دینے کے لیے بہت کم وقت چھوڑا۔ مشہور ایرانی مؤرخ منہاج السراج جوزجانی نے لکھا ہے کہ ’چنگیز عظیم قابلیت کا مالک تھا، جو اپنی فوج کے لیے کسی دیوتا جیسا تھا۔‘ منہاج السراج کے مطابق جب چنگیز خان خراسان پہنچا تو اس کی عمر 65 سال ہو چکی تھی، ’وہ لمبا اور خوب صورت تھا، اس کے چہرے پر بہت کم بال تھے، جو کہ اس وقت تک سفید ہو چکے تھے۔ اس کی آنکھیں بلی کے جسم جیسی تھیں، اور اس کے جسم میں بے انتہا توانائی تھی۔‘ چنگیز خان کی شخصیت کے بہت سے تاریک پہلو ہو سکتے ہیں لیکن اکثر مورخین کا خیال ہے کہ اس کی سیاسی صلاحیتوں پر کوئی شک نہیں ہے۔ روسی مؤرخ جارج ورناڈسکی نے اپنی کتاب 'Mongols and Russia' میں لکھا ہے کہ ’چنگیز عسکری حکمت عملی کا بے مثال ماہر تھا۔ لوگوں کے ذہنوں اور انسانی نفسیات کو پڑھنے کی اس کی صلاحیت قابل ذکر تھی۔ اس کا تخیل بھی قابل تعریف تھا۔‘ چنگیز خان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ انتہائی محتاط اور مشاہدہ کرنے والا تھا۔

چنگیز خان اکثر اپنا غصہ کھو بیٹھتا تھا۔ 1220 کی دہائی میں ٹرانسوکسیانا کو فتح کرنے کے بعد، اس نے مغربی ایشیا میں مسلمان شہزادوں سے خط وکتابت کے لیے ایک مترجم اور کلرک کی خدمات حاصل کیں۔ منہاج سراج اپنی کتاب ’طبقات ناصری‘ میں لکھتے ہیں کہ چنگیز کو جب خبر ملی کہ موصل کا شہزادہ شام پر حملہ کرنے والا ہے تو اس نے اس کلرک کو کہا کہ وہ موصل کے شہزادے کے نام خط میں لکھے کہ وہ ایسا کرنے کی ہمت نہ کرے۔ لیکن خط لکھنے والے نے ایسے الفاظ کا استعمال کیا جن سے احترام کی جھلک ملتی تھی۔ یہ خط جب چنگیز خان نے پڑھا تو وہ غصے میں آگیا اور اس نے کانپتے ہوئے کہا کہ ’تم غدار ہو، یہ خط پڑھ کر اور بھی مغرور ہو جائے گا۔‘ چنگیز نے تالیاں بجائیں، ایک سپاہی کو بلایا اور کاتب کو قتل کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ جیکب ایبٹ اپنی کتاب 'دی ہسٹری آف چنگیز خان' میں لکھتے ہیں کہ ایک بار ایک بزرگ عورت نے



منگولوں سے اپنی جان بخشی کی درخواست کی۔ اس نے بدلے میں ایک قیمتی موتی دینے کا وعدہ کیا۔ چنگیز کے سپاہیوں نے اس سے پوچھا کہ وہ موتی کہاں ہے تو عورت نے کہا کہ اس نے اسے نگل لیا ہے۔ منگولوں نے سوچا کہ شاید دوسری عورتوں نے بھی اسی طرح موتی نگل لیا ہے اور انھیں چھپانے کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً انھوں نے قیمتی موتیوں کی تلاش میں بہت سی عورتوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے۔ چنگیز خان اپنے نواسوں سے بہت پیار کرتا تھا۔ پال راچنیوسکی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک بار، جب اس کا ایک پوتا بامیان کے محاصرے کے دوران مارا گیا تو اس نے اس علاقے کے تمام لوگوں کو ذبح کرنے کا حکم دیا، جن میں جانور تک شامل تھے۔ لیکن اس میں اچانک سخاوت دکھانے کی بھی قابل ذکر صلاحیت تھی۔ ایک بار جب اس نے ایک کسان کو چلچلاتی دھوپ میں پسینہ بہاتے دیکھا تو اس کے تمام ٹیکس معاف کر کے اسے مزدوری سے آزاد کر دیا۔ مورخین اس بات پر تقریباً متفق ہیں کہ چنگیز خان ایک ظالم آدمی تھا۔ یہاں تک کہ کچھ لوگ اسے نفسیاتی مریض بھی کہتے ہیں۔ چنگیز خان اکثر یہ جواز دیا کرتا تھا کہ اس نے ہمیشہ غداروں کو مارا۔ ورناڈسکی لکھتے ہیں کہ ’ہم 21 ویں صدی میں جس بات کو جرم سمجھتے ہیں وہ 13 ویں صدی میں عام تھے۔ ظلم کے لیے اس کی شہرت 16 ویں صدی میں انگلینڈ کے ہنری VIII سے کم تھی۔‘ چنگیز خان نے ہمیشہ دعویٰ کیا کہ اس کی ’ہتھیار ڈالو یا مارے جاؤ‘ کی پالیسی نے ہمیشہ اس کے دشمنوں کو جان بچانے کا موقع فراہم کیا۔ کہا جاتا ہے کہ چنگیز خان اپنی سلطنت کو وسعت دینے میں اتنا مصروف تھا کہ وہ اپنے گھوڑے سے کبھی نہیں اترا۔ وہ کبھی آرام دہ بستر پر نہیں سوتا تھا۔ وہ عام طور پر بھوکا رہتا تھا اور ہر وقت موت کے خوف میں رہتا تھا۔ چنگیز خان نے 1211 سے 1216 تک منگولیا سے بہت آگے چین کو فتح کرنے کے اپنے مقصد کے حصول میں پانچ سال گزارے۔ ایسے میں ایک وقت وہ بھی آیا جب جلال الدین کا تعاقب کرتے ہوئے چنگیز خان ہندوستان کی سرحد پر پہنچ گیا۔ چنگیز خان اور جلال الدین کی افواج کے درمیان آخری معرکہ 24 نومبر کے دن دریائے سندھ کے کنارے پر ہوا۔ چنگیز خان نے جلال کی فوج کو تین اطراف سے گھیر لیا۔ ان کے پیچھے دریائے سندھ بہہ رہا تھا۔ لہٰذا بارتھولڈ اپنی کتاب 'Turkistan Down to the Mungol Invasion' میں لکھتے ہیں کہ ’جلال نے اپنی تمام کشتیاں تباہ کر دیں تاکہ اس کے سپاہی میدانِ جنگ سے فرار نہ ہو سکیں۔‘ چنگیز خان کے پاس اس سے زیادہ سپاہی تھے۔ جلال نے چنگیز خان کے پہلے حملے کو پسپا کر دیا۔ اس جنگ کو بیان کرتے ہوئے محمد نیساوی لکھتے ہیں کہ جب منگولوں کا دباؤ بڑھنے لگا تو جلال الدین نے اپنے گھوڑے سمیت 180 فٹ گہرے دریائے سندھ میں چھلانگ لگا دی اور طویل چوڑائی عبور کر کے جلال دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا۔ جلال الدین کی ہمت دیکھ کر چنگیز نے حکم دیا کہ اسے نشانہ نہ بنایا جائے لیکن جلال الدین کے اکثر سپاہیوں کو مار ڈالا گیا اور جلال کے تمام بیٹوں اور مرد رشتہ داروں کو بھی موت کی سزا سنائی گئی۔

جلال الدین وہاں سے دہلی چلا گیا لیکن سلطان التمش نے منگول حملے کے خوف سے اسے سرکاری پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ جلال دہلی نہیں پہنچا لیکن ہندوستان میں ہی رہا یہاں تک کہ چنگیز نے اس کا پیچھا کرنے کا خیال ترک کر دیا۔ جب جلال کو یقین ہو گیا کہ چنگیز خان منگولیا واپس چلا گیا ہے تو وہ سمندری راستے سے ایران پہنچا۔ چنگیز خان کی ماضی کی تاریخ کو دیکھتے ہوئے یہ بات حیران کن تھی کہ اس نے جلال الدین کا تعاقب کرنے کا خیال ترک کر دیا اور ہندوستان کے اندر اپنی فوج نہیں بھیجی۔ فرینک میکلین لکھتے ہیں کہ چنگیز خان نے دو دستے ہندوستان بھیجے جنھوں نے دریائے سندھ کو عبور کیا اور لاہور اور ملتان پر حملہ کیا۔ لیکن وہ ملتان پر قبضہ کرنے میں ناکام رہے۔ ان کے آگے نہ بڑھنے کی وجہ وہاں کی گرمی تھی، جس کے وہ بالکل بھی عادی نہیں تھے۔ جان میکلوڈ اپنی کتاب ’ہسٹری آف انڈیا‘ میں لکھتے ہیں کہ التمش نے بھی جلال الدین کو پناہ دینے سے صاف انکار کر کے چنگیز خان کو ناراض نہیں کیا ا



اکولہ میں مہاراشٹر راجیہ نگر پالیکا و مہانگر پالیکا شکشک سنگھٹنا کے زیرِ اہتمام ”مثالی اساتذہ و مثالی صدر مدرس ایوارڈ“ تقریب کا انعقاد

اکولہ: ۲۵؍نومبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) مہاراشٹر راجیہ نگر پالیکا و مہانگر پالیکا شکشک سنگھٹنا کے زیرِ اہتمام ۸ویں ریاستی سطح کی مثالی صدر مدرس و مثالی مدرس ایوارڈ تقسیم کی پروقار تقریب انتہائی جوش و خروش اور شاندار انداز میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ریاست بھر سے اساتذہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ انوپ دھوترے، رکن اسمبلی ساجد خان پٹھان، کریجویٹ ایم ایل سی کرن دھیرج لنگاڑے، ٹیچرز ایم ایل سی کرن سرنا نک، سابق سرپرست وزیر و رکن اسمبلی بچو بھاؤ کڈو، رکن اسمبلی تنن دیشکھ، اکولہ منپا ڈپٹی میئر امول گوگے، کارپوریٹر جینت منسے اور منپا ایجوکیشن آفیسر ہریش چندر انکر کی نمایاں موجودگی اور قیمتی رہنمائی حاصل رہی۔ مثالی معلم کا ایوارڈ اکولا مہانگر پالیکا کے مدرس نعیم فراز کو دیا گیا اور اکولہ مہانگر پالیکا اسکول نمبر اٹھ لکڑ گنج اکولہ کے صدر مدرس حفیظ اللہ بیگ کو مثالی صدر مدرس کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس موقع پر تنظیم کے ریاستی صدر ارجن کوڑی، ریاستی کارگزار صدر سبھاش کولھے، ریاستی نائب صدر اشوک شینڈگے، ریاستی جنرل سکریٹری ارون پوار، ریاستی شعبہ خواتین کی سربراہ محترمہ سادھنا تائی سولنکے، پرانی پنشن تنظیم کے ریاستی صدر سنیل کھرات، ریاستی جنرل سکریٹری دھونڈیرام چپڑے، کشور پاڈوی، شارداد یشمکھ، آشا مورھے، مایا کامبلے، پوجا لوکھنڈے، رینو کا گاونڈے، عظمیٰ سید اور دیگر ریاستی عہدیداران ڈائس پر موجود تھے۔ معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنے والے اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے والے افراد کی حوصلہ افزائی کے لیے ہر سال یہ تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ اس سال معززین کے ہاتھوں مختلف زمروں میں کل 104 ایوارڈز پیش کیے گئے، مثالی مدرس : ۵۵۔ ٹیکنالوجی دوست اساتذہ: ۱۴، مثالی ہیڈ ماسٹر: ۱۳ وغیرہ شامل ہے۔ ”ملک کا مستقبل سنوارنے والے اساتذہ کی آواز بلند کرنے کے لیے متحد رہنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس پلیٹ فارم سے اساتذہ کے جائز مطالبات حکومت تک مؤثر طریقے سے پہنچانے اور تنظیم کو مزید مضبوط کرنے کی نئی توانائی ملی ہے۔“ ایسا خیال اس موقع پر معززین اور عہدیداران نے ظاہر کیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والے تمام ہیڈ ماسٹرز، اساتذہ اور اسکولوں کو حاضرین نے مبارکباد دی۔ تقریب کو کامیاب بنانے کے لیے ریاستی نائب صدر راجیو بھیرڈ اور ریاستی آرگنائزر محمد انوار حسین کی رہنمائی میں اکولہ برانچ کے شیخ رحمان، یوراج پٹھاڈے، منوج بوچرے، حبیب الرحمان، محمد وسیم الرحمان، گجیند رڈھولے، عرفان الرحمان، سشیلا سونونے، رضوان احمد، واثق الرحمان، راجو اودھوت، حفیظ اللہ بیگ، خان انیس خان، محمد اے ثاقب، محمد ناظم الدین، مظفر حسین، نوید احمد خان، سجاد احمد، ندیم راٹھوڑ، گنیش چودھری، وجے سنگھ پوار، جیون چوہان، سیما پربھنی کر، سجاتا اورنگ پورے، ساگر بھولا اور اکولہ ایگزیکٹو باڈی کے عہدیداران نے خصوصی محنت کی۔ پروگرام کی نظامت کماری نینا گوٹے، دیپالی اھاؤ اور نازنین سلیم احمد پانڈے نے کی، جبکہ شکریہ کے فرائض جناب راجیو بھیرڈ نے انجام دیے۔

۱۳؍دسمبر کو نظام آباد میں بچوں کے لیے اردو کتاب میلہ منعقد

نظام آباد : ۲۵؍نومبر (راست) انجمن ادب اطفال تلنگانہ کی جانب سے بچوں میں مطالعہ کی عادت کو فروغ دینے، اردو زبان و ادب سے محبت بڑھانے، فہم و ادراک بہتر بنانے اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کے مقصد سے شہر نظام آباد میں عظیم الشان پیمانہ پر پہلی مرتبہ صرف بچوں کے لیے اردو کتاب میلہ کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے۔ تفصیلات سے واقف کرواتے ہوئے ڈاکٹر عزیز سہیل صدر انجمن وشیخ وحید کنوینر میلہ نظام آباد نے بتایا کہ 13 ڈسمبر 2026ء بروز اتوار صبح 10 بجے تا 4 بجے دن کریسنٹ ہائی اسکول انگلش میڈیم (گراونڈ) قلعہ روڈ احمدی بازار نظام آباد پر اردو کتاب میلہ منعقد ہوگا۔ اس میلہ میں 10 سے زائد ناشرین کو مدعو کیا گیا ہے اور ان سے خواہش کی گئی ہے کہ بچوں کے ادب سے متعلق کتابیں نمائش اور فروخت کے لیے رکھیں۔ اس میلہ میں کتاب کی ابتدائی قیمت 10 روپیئے کی رکھی گئی جس کے لیے خصوصی اسٹال رہے گا، دیگر اہم موضوعات پر دیگر کتابیں کچھ رعایت قیمت پر کتابیں فروخت کی جائے گی۔ اس میلہ میں بچوں کی کہانیاں، اخلاقی و تاریخی کتابیں، شاعری کی کتابیں، سائنس و جنرل نالج کی اردو کتابیں، ادب، شخصیات پر کتابیں، تعلیمی منصوبہ بندی، جنرل نالج، لطیفے، بیت بازی، کامکس، کارٹونی کہانیاں دستیاب رہیں گی۔ میلہ سے قبل ہائی اسکول کے طلباء وطالبات کے لیے تحریری مقابلہ بعنوان ”کتاب میری بہترین دوست“ منعقد ہوگا۔ پہلا انعام 1000 روپیئے نقد دوسرا انعام 500 روپیئے نقد اور تین ترغیبی انعامات فی کس 200 روپیئے نقد دیئے جائیں گے۔ اردو کتاب میلہ کے دن مقابلہ نظم گوئی کا انعقاد عمل میں آئے گا جس کے لیے پہلا انعام 500 روپیئے نقد، دوسرا انعام 300 روپیئے اور تیسرا انعام 200 روپیئے نقد رکھا گیا ہے۔ ایک اور مقابلہ میلہ کے دن رہے گا جس کا عنوان میرا پسندیدہ شعر (کسی شاعر کا ایک شعر) جس میں طلبہ اپنا پسندیدہ شعر سنا کر برسر موقع کتاب انعام میں حاصل کریں گے۔ خوشی خطی (خطاطی) کا مقابلہ جس میں طلبہ کوئی دو شعر لکھیں گے۔ اس مقابلہ میں کتابیں انعام میں دی جائے گی۔ اردو کتاب میلہ کے انعقاد کے ضمن میں آج نظام آباد میں مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس کی نگرانی ڈاکٹر عزیز سہیل نے کی۔ اس موقع پر سرپرست جناب عارف انصاری، شیخ وحید کنوینر، جمیل احمد معاون کنوینر، سید فیروز معاون کنوینر (صدر علامہ اقبال ویلفیر سوسائٹی) محمد اسحاق حسین آئینا، سید جاوید محمد عبید اللہ، محمد عظیم و دیگر نے شرکت کی اور اپنی رائے رکھی۔ اس موقع پر اولیاء طلبہ اور اساتذہ سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس بامقصد میلہ میں شریک کروائیں ان میں کتابوں کی اہمیت کو اجاگر کریں انہیں کتابیں خرید کر دیں تاکہ بچوں میں مطالعہ کی عادت فروغ پائے ان کے ذہن وسیع ہوں اور وہ مستقبل میں کامیاب زندگی گزریں۔

بھارت اور نیپال کی مشترکہ فوجی مشقوں کا آغاز

کھٹمنڈو ۔ 25؍نومبر۔ ایم این این۔ نیپال اور بھارت کے درمیان بدھ کے روز ایک مشترکہ فوجی تربیتی مشق کا آغاز ہوا، جس کا مرکز آفات سے نمٹنے (ڈیزاسٹر مینجمنٹ)، جنگلات میں عسکری کارروائیوں اور انسانی امداد کی فراہمی ہے۔ نیپال فوج کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز کے مطابق، 'ابھیاس سوریا کرن نامی اس تربیتی مشق کا 20واں ایڈیشن ضلع روپان دیہی کے علاقے سالجھانڈی میں واقع ' نیپال آرمی بیٹل اسکول میں شروع ہوا۔ اس مشق میں دونوں ممالک کے بٹالین سطح کے فوجی اہلکار حصہ لے رہے ہیں اور یہ 8 دسمبر تک جاری رہے گی۔ نیپال فوج کے مطابق، مشق کے دوران دونوں ممالک کے فوجی اہلکار آفات سے نمٹنے، جنگلات میں عسکری کارروائیوں اور انسانی امداد سے متعلق نظریاتی و عملی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اپنے خصوصی تجربات کا تبادلہ کریں گے۔ اس مشترکہ فوجی مشق کا 19 واں ایڈیشن گزشتہ برس بھارتی ریاست اتراکھنڈ کے علاقے پتھورا گڑھ میں منعقد ہوا تھا۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ نیپال فوج کا ماننا ہے کہ اس طرح کی فوجی مشقیں دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ عسکری تعلقات کو مزید مستحکم کریں گی، اور ساتھ ہی دونوں ملکوں کے فوجیوں کی پیشہ ورانہ مہارتوں اور باہمی سمجھ بوجھ میں بھی اضافہ کریں گی۔

اُمت کے تمام مشکلات کا علاج چودہ سو سال قبل کے نسخوں سے ہی ہوگا

نونہالوں کی تعلیم سے محرومی اور نوجوان نسل کی بے راہ روی ملت کیلئے سب سے بڑا چیلنج: مولانا خلیل احمد ندوی نظامی



حیدرآباد۔ 25؍نومبر (راست) اسلام چاہتا ہے کہ مسلم نوجوان خوش باش، خوش اخلاق اور چاق وچوبند رہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو محنت ومشقت کا عادی بنانا چاہتا ہے اس لئے جفاکشی اور سخت کوشش کی تلقین کرتا ہے، اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان اپنا کام خود کرے، کسی پر بوجھ نہ بنے۔ اسلام کو مطلوبہ خوبیاں اپنے اندر پیدا کریں، راستے سے ہٹا ہوا جب راہِ راست پر آجاتا ہے تو اللہ کو بڑی خوشی ہوتی ہے، حدیث میں آتا ہے کہ ساز وسامان سے لدا ہوا بے آب وگیا ریگستان میں کھویا ہوا اونٹ مل جائے تو مالک کے خوشی کی انتہا نہیں رہتی، اس سے بھی زیادہ اللہ کو اس وقت خوشی ہوتی ہے جب بھٹکا ہوا بندہ سیدھے راستہ پر آجاتا ہے۔ تمام بُری عادتوں کو چھوڑ دیتا ہے، پھر کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی سابق ماہر کتابات عربی وفارسی محکمۂ آثارِ قدیمہ، چیرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ویکیشنل انسٹیٹیوٹس، کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر NCPUL وفانوس آگہی (تاریخ اسلام وثقافت اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس/ کالجس مقابلہ جات) حیدرآباد نے فانوس آگہی کے تحت منعقدہ صمدانی لینگویجس سنٹر میں منعقدہ اصلاح معاشرہ پروگرام کے دوران کہا: تعلیمی اداروں سے اُن کی وابستگی، علمی اُٹھان اور ذہنی ارتقا کے ساتھ دوڑ دھوپ، محنت وجانفشانی اور مقابلہ آرائی کی صفات ان میں پیدا کرتی ہے لیکن یہی نوجوان اگر خدانخواستہ کام میں محنت، جستجو وفکر سے دور ہوجائے، انٹرنیٹ اور منشیات کی لت میں گرفتار ہوجائے۔ موبائل کا شوق بھی ایک قسم کا نشہ ہے، جس سے بچنے کا حکم ہے اور زندگی کو پُرکشش وصحت مند بنائے رکھنے کیلئے فون سے دستبرداری اختیار کرنا ضروری ہے؛ ورنہ قوم کی اس سے وابستہ ساری اُمیدوں پر پانی پھر جائے گا۔ آج کا نوجوان، منشیات کی نذر ہوکر تباہی وبربادی کو اپنا مقدر بنالیتا ہے، نوجوانوں کا اس تباہی والے راستہ پر قدم بڑھانے میں والدین کی غفلت، ان کا سرد رویہ، غلط صحبت، مسائل سے چشم پوشی اور حقیقت سے فرار بھی شامل ہیں۔ دیکھا یہ جارہا ہے کہ نوجوان نسل فیشن کے طور پر سگریٹ نوشی یا دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال شروع کرتی ہے، مغرب کی اندھی تقلید بھی نہ صرف منشیات کا بلکہ فواحش کے فروغ کا بھی سبب بن رہی ہے۔ اسلامی تعلیمات سے محرومی ان منکرات کی طرف میلان، ٹی۔وی وانٹرنیٹ پر دکھائے جانے والے اخلاق سوز مناظر، فحش وعریانیت پر مبنی فلیں، شراب نوشی ونشہ خوری کے سین نوجوانوں کے بگاڑ میں مرکزی کردار ادا کررہے ہیں۔ منشیات کو عام کرنے والے اسباب کا خاتمہ یا ان کی اصلاح اور اس جانب احتیاطی تدابیر انتہائی ضروری ہیں۔ زندگی پر اس کے بہت بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ دماغی کاموں میں مداخلت کرتے ہیں۔ اعصاب دماغ میں جو رابطہ ہوتا ہے اس کو متاثر کرتا ہے۔ انسان بات بات پر دست درازی کا عادی ہوجاتا ہے اور اپنی زبان کا غلط استعمال کرتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے وہی جواب دیا جو سماج میں عام طور پر مفلس کی نشانی ہوتی ہے کہ اس کے پاس مال ودولت نہ ہو، جو کھانے رہنے کیلئے محتاج ہو، آنحضرتؐ نے فرمایا: مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کی شکل میں اعمالِ صالحہ کا ڈھیر لے کر آئے گا، لیکن دُنیا میں اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا ناجائز طریقہ سے مال دبایا ہوگا، کسی کی ناحق مار پیٹ کی ہوگی، جن جن کے ساتھ اس نے بدسلوکی اور ظلم وزیادتی کی ہوگی وہ سب قیامت کے دن حاضر کئے جائیں گے جو اس بے شمار نیکیوں کے ساتھ آنے والے سے بدلہ چاہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک آدمی کی نیکیاں ان کو بدلہ کے طور پر دیتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کی تمام نیکیاں ختم ہوجائیں گی، پھر بھی بدلہ لینے والوں کی شکایات باقی رہیں گی، تو ان کے کھاتے میں جو گناہ ہیں وہ اس نیک آدمی کے کھاتے میں ڈالے جائیں گے، یہ شخص اُمت کا مفلس ہے۔ یہاں یہ بات جان لینی چاہئے زبان کے استعمال اور دوسروں کی دلآزاری میں کس قدر احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ بُری عادتوں سے پیچھا چھڑانے اور نیکیوں کی طرف رغبت بڑھانے میں مسجد ومکتب سے وابستگی، اور نیکوکاروں وعلماء کی صحبت کو بڑا دخل ہے۔ اس سے انسانی ذہن بُرائیوں سے بچ کر نیکیوں کی طرف اور گمراہی سے بچ کر عبادات کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ عبادات کے ثمرات زندگی کے تمام پہلوؤں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ نماز بُری باتوں سے روکتی ہے، روزہ خواہشاتِ نفس کو دباتا ہے۔ زکوٰۃ حمیت کو اور حج اخوت کو تقویت دیتے ہیں۔ اسی طرح ایمانیات کی پہلی علامت احسان ہے، اللہ کی ایسی عبادت ہو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو تو اس بات کا تو یقین ہونا چاہئے کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ مشرکین مکہ جب اللہ کے رسولؐ کو دل دکھانے والی باتیں سناتے تھے تو ایسے وقت آپؐ کو حکم دیا گیا کہ تسبیحات کا اہتمام کریں۔ اور سجدوں کی کثرت کریں، یعنی خوب نمازیں پڑھیں، اس سے اپنے اندر انرجی آجائے گی، طاقت آئے گی، مرورِ زمانہ کے ساتھ اُمت کو جو بھی مشکلات ومسائل درپیش ہوں گے ان کا علاج چودہ سو سال پہلے کے نسخوں سے ہوگا۔

جدید ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے زراعت کو نئی سمت دیں

کسانوں کی خوشحالی میں زرعی میلہ اہم کردار ادا کرے گا: سنیترہ پوار

بدلتے موسم اور خشک سالی کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے جدید زرعی ٹیکنالوجی اپنانا ضروری ہے



تارا، کراڈ: ۲۵؍نومبر (پریس ریلیز): زراعت میں جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور نئے زرعی تجربات کے مؤثر استعمال کے ذریعے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بدلتے موسمی حالات اور خشک سالی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ہی کسانوں کی خوشحالی کا نیا راستہ ثابت ہوگا۔ یہ بات راشٹروادی کانگریس کی قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت دادا پوار نے کہی۔ 21 ویں ریاستی سطح کے آنجہانی یشونت راؤ چوہان زرعی، صنعتی اور مویشی و پرندوں کے میلے کے ساتھ ضلعی زرعی میلے کا افتتاح آج سنیترہ پوار کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ انہوں نے کہا کہ اس زرعی میلے کے ذریعے کسانوں کو ملک اور بیرونِ ملک کی جدید زرعی ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت (اے آئی)، جدید طریقۂ کاشت اور مختلف زرعی تجربات کے بارے میں معلومات اور رہنمائی حاصل ہوگی۔ اس نمائش میں زراعت کی بہتر منصوبہ بندی، پیداوار میں اضافے، پانی کے کفایتی استعمال اور پائیدار زراعت جیسے اہم موضوعات پر بھی معلومات فراہم کی جائیں گی۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ زراعت میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے اور کسانوں کو معاشی طور پر خودمختار بنانے کے لیے ایسے پروگرام یقیناً معاون ثابت ہوں گے۔ اس موقع پر وزیر برائے امداد و بازآبادکاری مکرند جادھو پاٹل، رکن پارلیمنٹ تنن (کاکا) پاٹل، راشٹروادی کانگریس کی خواتین ریاستی صدر ویشالی ناگواڈے، تارہ ضلع وکٹی کو آپریٹو بینک کے صدر ایڈووکیٹ ادے سنگھ پاٹل اوندالکر، کراڈ شہر کے میئر راجندر سنگھ یادو، مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین ستیش انگولے، نائب چیئرمین تنن ڈھاپرے، ڈائریکٹرز، عوامی نمائندے، سرکاری افسران اور دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

نہیں رہے کلکتہ کے بزرگ شخصیت محترم اسحاق علی خان

کلکتہ: ۲۵؍نومبر (خواجہ احمد حسین): مغربی بنگال کلکتہ وکھردہ کے ہردلعزیز بزرگ شخصیت اسحاق علی خان احباب اور سارا شہر ان سے ”خان صاحب“ کہہ کر مخاطب ہوتا جنھوں نے زندگی کی کل 98 بہاریں دیکھ کر مورخہ 23 جنوری 2026 کو ہم سبھوں کے درمیاں سے رخصت ہوگئے اسی روز بعد نماز عشاء کھردہ قبرستان جا کر ابدی نیند سو گئے“ اناللہ وانا الیہ رجعون“ خبر تاخیر سے ملنے کے سبب خان صاحب کے آخری سفر کا گواہ نہ بن سکا جس کا ملال تاحیات رہے گا پر دوسرے ہی روز یعنی 24 نومبر کو کھردہ کے شہر خموشاں میں بعد نماز عصر ٹیٹا گڑھ کے اپنے دوست شہزادہ کے ہمراہ حاضری دی تازہ لحد میں لیٹے آنکھوں سے اوجھل ”خان صاحب“ کو سلام کیا اور مغرب ومشرق کے مالک رب العالمین سے ان کے لی※ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لیے دعائی آئیے اب کچھ خان صاحب کے شخصیت کے حوالے سے مختصر گفتگو مجھے پتہ نہیں اور کبھی جاننے کی خواہش بھی نہیں کی ان کی علمی لیاقت کیا تھی، لا علم تھا پر ان کی گفتگو اور محفل میں اشعار پہ ان کے عالمانہ تبصرے سے ان کے علمی وادبی قد وقامت کا پتہ چلتا، کیا ذھین خوبصورت انسان تھے رکھ رکھاؤ تو ایسا کہ کسی نواب سے کم نہ تھے اکثر وبیشتر محترم صلو چودھری اور شمیم رحمانی کے یہاں یا پھر ان کے پارک سرکس والے مکان پہ ملاقات ہوجایا کرتی اتنا مخلص انسان اب دنیا میں خال خال پا※ جاتے ہیں محفلوں میں خان صاحب کا درجہ گلاب پھول کی مانند ہوتا رب العالمین نے انھیں دنیا میں ساری خوشیاں عطا کر دی تھیں اور انشاءاللہ آخرت میں بھی اعلیٰ درجے کا مقام عطا کرے گا قبرستان میں فاتحہ پڑھنے کے بعد ان کے کھردہ رہائش گاہ پہ پہلی بار حاضری ہوئی تعزیت کے لیے بڑے صاحبزادے آصف علی خان اور چھوٹے صاحبزادے عارف علی خان بہت تپاک سے ملے مغرب کی نماز ایک کمرے میں ادا کی گئی دعا※ مغفرت کی گئی صاحبزادوں کے چہرے اور گفتگو سے والد محترم کے جدائی کے صدمہ صاف جھلک رہا تھا دوران گفتگو تر چشم نم کی گواہی دے سکتا ہوں ہلکا سا دلاسہ دیا چھوٹے صاحبزادے عارف تو بلکل اپنے پاپا کی جوانی کی کاپی دکھے واحد دختر نیک اختر اعنا خان کے بارے میں معلوم ہوا پاپا کے جدائی کے صدمہ سے نڈھال چپ چاپ ہیں والدہ کی رحلت بہت پہلے ہو چکی ہے، اپنے بچوں سے بے پناہ پیار کرتے تھے بھی تو یہ شعر انھیں بے حد پسند تھا کہ؛ مجھ کو تھکنے نہیں دیتا یہ ضرورت کا پہاڑ مرے بچے مجھے بوڑھا نہیں ہونے دیتے رب العالمین بہت جلد سارے اہل خانہ کو صبر وجمیل عطا فرمادے گا خان صاحب کی ایک بات شدت سے یاد رہی ہے اظہار تعزیت رقم کرتے وقت کہ جب بھی کسی احباب کی موت پہ خاکسار خواجہ احمد حسین مضمون لکھتا تو خان صاحب اخبار میں پڑھ کر ضرور فون کرتے اور کہتے آپ کا یہ عمل ہمیں بہت پسند آتا ہے اکثر کہتے کوئی تو ہے جو اپنے مرحوم عزیز کو یاد کرتا ہے اب وہ تعریفی کلمات ادا کرنے والے بڑے بھائی نما خان صاحب کی آواز کبھی نہ سن پاؤں گا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اب وہ آواز خاموش ہوگئی جو مٹی کا چادر اوڑھ کر“ ایسے کھوے کے پھر نہ پائے گئے“ میرے سگے چھوٹے بھائی مرحوم خواجہ جاوید اختر (علیگ) کے اس سچے شعر پہ خراج عقیدت تمام کہ:

بھر وسا بہت ہے ہمیں زندگی پر مگر زندگی کا بھروسا نہیں ہے۔

مرکزی حکومت ایم ایس ایم ایز کے لیے تعاون کو وسیع کرے گی

مزید جدید ٹیکنالوجی کو اپنائے گی: بھرت کھیرا

نئی دہلی۔ 25؍نومبر۔ ایم این این۔ حکومت مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایم ایس ایم ایز) کے لیے تعاون کو وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان کی پیمائش کو بڑھانے، جدید ٹیکنالوجی کو اپنانے اور زیادہ مسابقتی بننے میں مدد ملے۔ مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کی وزارت میں سکریٹری، بھرت کھیرا نے فکی۔ سی ایم ایس ایم ای سالانہ سمٹ 2026 میں خطاب کرتے ہوئے کہا سپورٹ فنانس، ٹیکنالوجی، مارکیٹنگ اور ہنرمندی جیسے شعبوں پر توجہ مرکوز کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پائلٹ اقدامات کے اچھے ردعمل کے بعد اگلے چند سالوں میں سبز اور توانائی کی بچت والی ٹیکنالوجی کو اپنانے کو فروغ دینے والے پروگراموں کو وسعت دی جائے گی۔ پائیداری کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ حکومت گفٹ اور سپائسپر وگراموں کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کھیرا نے کہا“ اسے ایک اور تعمیل کے طور پر دیکھنے کے بجائے، اسے مارکیٹنگ کے ایک اور موقع کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ کھیرا نے مزید کہا کہ پائیدار مصنوعات لاگت کی مسابقت اور معیار کے ساتھ ساتھ زیادہ قدر حاصل کرسکتی ہیں۔ گفٹ کے تحت، تقریباً 900 سبز اور توانائی کی بچت والی ٹیکنالوجیز کی نشاندہی کی گئی ہے جو اپنے آپریشنز کو اپ گریڈ کرنے کے خواہاں ہیں، جن کو اپنانے کے لیے سود کی رعایت دستیاب ہے۔ سپائس سرکلر اکانومی میں اقدامات کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا“ اس پائلٹ کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے جو ہم نے گفت اور سپائس کے ساتھ کیا، اب ہم اسے اگلے دو سالوں میں بڑھانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔“ کھیرا نے ایم ایس ایم ایز کی توسیع میں مدد کے لیے ایکویٹی فنڈنگ کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ خود انحصار انڈیا فنڈ، جس کی شروعات 10000 کروڑ روپے کی سرکاری شراکت سے ہوئی تھی، نے نجی وینچر کیپیٹل فنڈز سے 48000 کروڑ روپے کا فائدہ اٹھایا ہے۔ مائیکرو انٹرپرائزز کے لیے اضافی 2000 کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں، جبکہ 10000 کروڑ روپے کا ایس ایم ای گروتھ فنڈ بھی شروع کیا گیا ہے۔ ٹیکنالوجی کو اپنانے کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی کے مراکز اور عام سہولت کے مراکز کاروباری اداروں کو جدید مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجیز، روبوٹکس، انٹرنیٹ آف تھنگز اور انڈسٹری 0.4 طریقوں تک رسائی میں مدد فراہم کررہے ہیں۔ کھیرا نے کہا کہ ایم ایس ایم ایز کو بقایا قرض 2014 میں 10 لاکھ کروڑ روپے سے چار گنا بڑھ کر فی الحال 40 لاکھ کروڑ روپے ہوگیا ہے۔ تاہم، انہوں نے بینکوں سے مطالبہ کیا کہ وہ نقد بہاؤ پر مبنی قرضے کو اپنائیں، خاص طور پر پہلی بار قرض لینے والوں کے لیے جن کی کریڈٹ ہسٹری قائم نہیں ہے۔“ صرف مالیاتی بیانات یا ماضی کی کریڈٹ ہسٹریوں پر انحصار کرنے کے بجائے، اگر بینک آنے والے ہیں اور وہ نقد بہاؤ پر مبنی مالیاتی تشخیص بھی کرتے ہیں... یہ خاص طور پر پہلی بار قرض لینے والوں کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ انہوں نے دفاع، الیکٹرانکس، میڈیکل کنڈکٹر مینوفیکچرنگ، فارما سیوٹیکل، ٹیکسٹائل اور انجینئرنگ میں ایم ایس ایم ایز کے لیے مواقع کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ بڑی کمپنیوں کو ان کے ساتھ محض وینڈرز کے بجائے“ شریک ترقیاتی شراکت دار” کے طور پر برتاؤ کرنا چاہیے اور انہیں معیار کے معیار پر پورا اترنے میں مدد کرنی چاہیے۔

بنیادی سہولیات کا مسئلہ، MPJ کا میونسپل کمشنر اور میئر کو محضر پیش



جلگاؤں: ۲۵؍نومبر (شیخ زبان احمد) شہر کے عثمانیہ پارک، شیواجی نگر اور معمور آباد روڈ سے متصل مختلف رہائشی بستیوں میں بنیادی شہری سہولیات کی کمی اور یکم جنوری 2011 سے قبل کے رہائشی تجاوزات کو باقاعدہ کرنے کے عمل میں ہورہی تاخیر کے خلاف موومنٹ فار پیس اینڈ جسٹس فار ویلفیئر (MPJ)، جلگاؤں کی جانب سے جلگاؤں میونسپل کارپوریشن کے کمشنر اور میئر کو الگ الگ میمورنڈم پیش کیے گئے۔ پہلے میمورنڈم کے ذریعے عثمانیہ پارک، شیواجی نگر اور معمور آباد روڈ سے متصل علی میاں نگر، محمدی نگر، مغل گارڈن، عمر پارک اور عمر کالونی سمیت اطراف کی مختلف رہائشی بستیوں کے مسائل کی جانب انتظامیہ کی توجہ مبذول کرائی گئی اور بتایا گیا کہ اس پورے علاقے میں تقریباً 15 سے 20 ہزار افراد آباد ہیں، لیکن اس کے باوجود شہری بنیادی سہولیات کا شدید فقدان ہے۔ MPJ کی مقامی شہریوں کی جانب سے درج ذیل مطالبات پیش کیے گئے۔ 1. بھیل پورہ چوک سے ریلوے انڈر پاس تک سڑک پر موجود تجاوزات کو ہٹا کر سڑک کو مکمل طور پر تجاوزات سے پاک کیا جائے اور اس کی ڈامر کاری و کنکریٹ کاری کی جائے۔ 2. شنی پیٹھ (کاٹیا فائل) کے بابا چوک سے گھانیکر چوک تک انتہائی خستہ حال سڑک کی فوری طور پر مرمت اور کنکریٹ کاری کی جائے۔ 3. پورے علاقے کی کچی اور خراب سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی جائے، خصوصاً آر۔ وائی۔ پارک سے کھاد فیکٹری تک سڑک کو کنکریٹ یا ڈامر سے تعمیر کیا جائے۔ 4. کھامبیٹے ورزش گاہ سے منظور شدہ ریلوے انڈر پاس سرنگ کا کام فوری طور پر شروع کرکے مکمل کیا جائے۔ 5. معمور آباد روڈ پر ناظم ملک اسکول کے قریب نالے پر اور عمر پارک روڈ کے نالے پر بڑے اور کشادہ پل تعمیر کیے جائیں۔ 6. پورے علاقے میں پختہ سیمنٹ کنکریٹ کی نالیاں تعمیر کی جائیں۔ 7. پوری بستی میں اسٹریٹ لائٹس نصب کی جائیں۔ 8. امرت جل یوجنا کے تحت گھریلو نل کنکشن کے لیے پائپ لائن بچھائی جائے۔ 9. علاقے میں باقاعدگی سے صفائی کا انتظام کیا جائے اور روزانہ کچرا اٹھانے کے لیے گھنٹہ گاڑی بھیجی جائے۔ 2011 سے قبل کے رہائشی تجاوزات کو باقاعدہ کرنے کا عمل فوری شروع کیا جائے۔ اسی طرح دوسرے میمورنڈم کے ذریعے مہاراشٹر حکومت کے 25 مارچ 2026 کے حکومتی فیصلے (GR) کے مطابق یکم جنوری 2011 سے قبل کے رہائشی تجاوزات کو باقاعدہ کرنے کا عمل جلگاؤں میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں فوری شروع کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ میمورنڈم میں نشاندہی کی گئی کہ حکومتی فیصلے کے مطابق دسمبر 2026 تک یہ کارروائی مکمل ہونا متوقع ہے، لیکن میونسپل کارپوریشن کی جانب سے اب تک اس سلسلے میں کوئی ٹھوس کارروائی ہوتی نظر نہیں آرہی ہے۔ MPJ نے مطالبہ کیا کہ اس کارروائی کی ذمہ داری کس افسر کو سونپی گئی؟ کون سا محکمہ یا نجی ایجنسی اس عمل کو انجام دے گی؟ اور اس کا مکمل طریقۂ کار کیا ہوگا؟ اس کی تفصیلات عوامی مقامات، اخبارات اور میونسپل کارپوریشن کی سرکاری ویب سائٹ پر شائع کی جائیں، تاکہ غریب اور ضرورت مند خاندانوں کو اپنے رہائشی حقوق اور اس عمل سے متعلق مکمل معلومات حاصل ہوسکیں۔ MPJ عہدیداران و کارکنان کی موجودگی دونوں میمورنڈم پیش کرتے وقت MPJ مہاراشٹر کے ریاستی سکریٹری محمود خان، جلگاؤں شہر صدر عادل خان، شہر سکریٹری نعیم شیخ، شہر نائب صدر انور شیخ، تبریز شیخ، اسعد شیخ، عمار خان، حسن سید اور سلیم کچی موجود تھے۔ MPJ کی جانب سے میونسپل انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ شہریوں کی بنیادی سہولیات اور غریب و ضرورت مند خاندانوں کے رہائشی حقوق سے متعلق ان دونوں اہم مسائل کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر ضروری کارروائی کی جائے۔

ایرانی وفد کی وزارتِ خ

ریلوے ٹریک کی مرمت اور بنیادی ڈھانچے کے کاموں کے پیش نظر

دو ٹرینیں جزوی طور پر منسوخ رہیں گی، مسافروں سے تعاون کی اپیل



ناندیڑ: ۲۵ نومبر (ورق تازہ نیوز): ساؤتھ سینٹرل ریلوے نے نومبر اور دسمبر ۲۰۲۶ کے ساتھ ساتھ جنوری ۲۰۲۷ میں ناوی پیٹ۔ مدکھیڑ سیکشن کے تحت ناوی پیٹ۔ جنکم پیٹ ریلوے روٹ، ناوی پیٹ یارڈ اور باسر یارڈ میں کل ۱۶ بی سی ایم رولنگ بلاکس لینے کی منظوری دے دی ہے۔ اس منصوبے کے تحت ناوی پیٹ۔ جنکم پیٹ سیکشن میں ۱۰ بی سی ایم بلاک، ناوی پیٹ یارڈ میں ۳ بی سی ایم بلاک، اور باسر یارڈ میں ۳ بی سی ایم بلاک لیے جائیں گے۔ ریلوے انتظامیہ کے مطابق، ریلوے پٹریوں کی دیکھ بھال، مسافروں کی حفاظت اور بنیادی سہولیات میں بہتری کے لیے یہ ضروری کام انجام دیے جا رہے ہیں، اور اس دوران مسافروں کو ہونے والی زحمت پر ریلوے انتظامیہ نے معذرت کا اظہار کرتے ہوئے مسافروں سے مکمل تعاون کی اپیل کی ہے۔ ان رولنگ بلاکس کے پیش نظر دو اہم مسافر ٹرینیں مقررہ تاریخوں پر اپنے متعلقہ حصوں کے درمیان جزوی طور پر منسوخ رہیں گی۔ ان میں ٹرین نمبر ۱۱۴۰۹ (ڈاؤنڈ۔ نظام آباد ایکسپریس) مدکھیڑ سے نظام آباد کے درمیان جزوی طور پر منسوخ رہے گی۔ یہ ٹرین ۲۶ نومبر، ۲۷ نومبر، ۳۰ نومبر، ۳ دسمبر، ۴ دسمبر، ۷ دسمبر، ۱۰ دسمبر، ۱۱ دسمبر، ۱۴ دسمبر، ۱۷ دسمبر، ۱۸ دسمبر، ۲۱ دسمبر، ۲۴ دسمبر، ۲۵ دسمبر، ۲۸ دسمبر اور ۳۱ دسمبر کو متاثرہ حصے میں نہیں چلے گی۔ اسی طرح ٹرین نمبر ۱۱۴۱۳ (نظام آباد۔ پنڈھرپور ایکسپریس) نظام آباد سے مدکھیڑ کے درمیان جزوی طور پر منسوخ رہے گی۔ یہ ٹرین ۲۷ نومبر، ۲۸ نومبر، یکم دسمبر، ۴ دسمبر، ۵ دسمبر، ۸ دسمبر، ۱۱ دسمبر، ۱۲ دسمبر، ۱۵ دسمبر، ۱۸ دسمبر، ۱۹ دسمبر، ۲۲ دسمبر، ۲۵ دسمبر، ۲۶ دسمبر، ۲۹ دسمبر اور یکم جنوری ۲۰۲۷ کو مقررہ روٹ کے اس حصے پر جزوی طور پر منسوخ رہے گی۔ مسافروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ سفر سے قبل ان تاریخوں کے مطابق اپنے سفری انتظامات کو درست کرلیں۔

ناندیڑ میں ایم ایچ ۲۶-ڈی جی سیریز کے پسندیدہ نمبروں کے لیے درخواستیں طلب

ناندیڑ: ۲۵ نومبر ۲۰۲۶ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں غیر ٹرانسپورٹ زمرے کی موٹر سائیکل گاڑیوں کے لیے ایم ایچ ۲۶-ڈی جی رجسٹریشن نمبر کی نئی سیریز جلد ہی شروع کی جا رہی ہے۔ اس سیریز میں اپنی پسند کا رجسٹریشن نمبر حاصل کرنے کے خواہشمند درخواست دہندگان ۲۶ نومبر کو دوپہر ۲ بج کر ۳۰ منٹ تک مطلوبہ دستاویزات کے ہمراہ اپنی درخواستیں جمع کروا دیں۔ یہ اپیل آر ٹی او ناندیڑ نے کی ہے۔ پسندیدہ نمبر کے لیے درخواست دیتے وقت درخواست دہندہ کو شناخت کے لیے پین کارڈ، موبائل نمبر اور ای میل کے ساتھ درخواست جمع کرانا ضروری ہے، نیز متعلقہ پسندیدہ نمبر کی مقررہ فیس کا چیک یا ڈیمانڈ ڈرافٹ درخواست کے ساتھ منسلک کرنا لازمی ہوگا۔ مقررہ تاریخ اور وقت کے بعد پسندیدہ نمبر کے لیے کوئی بھی درخواست قبول نہیں کی جائے گی۔ آر ٹی او انتظامیہ نے مزید واضح کیا ہے کہ اگر کسی ایک پسندیدہ نمبر کے لیے ایک سے زائد درخواستیں موصول ہوتی ہیں تو متعلقہ درخواست دہندگان کو ۲۶ نومبر کو شام ۴ بجے فون کے ذریعے اطلاع دی جائے گی۔

غیر قانونی جسم فروشی کے کاروبار پر ناندیڑ پولیس کا چھاپہ، ۳/افراد گرفتار

مورچوک علاقے میں "گرین ٹری تھائی اسپا سینٹر" کی آڑ چل رہا تھا اڈا، 3 متاثرہ خواتین کو آزاد کرایا گیا



ناندیڑ: ۲۵/نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر میں غیر قانونی انسانی تجارت اور جسم فروشی کے کاروبار پر روک لگانے کے لیے پولیس کی جانب سے خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی مہم کے تحت مقامی جرائم شاخ اور غیر اخلاقی انسانی تجارت مخالف یونٹ (AHTU) کی مشترکہ ٹیم نے مورچوک علاقے میں واقع "گرین ٹری تھائی اسپا سینٹر" پر چھاپہ مار کر اسپا کی آڑ میں جاری غیر قانونی جسم فروشی کے کاروبار کا پردہ فاش کیا۔ اس کارروائی میں 3 ملزمین کو گرفتار کیا گیا، جبکہ 3 متاثرہ خواتین کو آزاد کرایا گیا۔ 24 نومبر 2026 کو مقامی جرائم شاخ کے پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ مورن چوک کے گرین ٹری تھائی اسپا سینٹر میں غیر قانونی جسم فروشی کا کاروبار جاری ہے۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد مقامی جرائم شاخ اور غیر اخلاقی انسانی تجارت مخالف یونٹ کی ٹیم نے 2 سرکاری پنچوں اور ایک فرضی گاہک کی مدد سے کارروائی کا منصوبہ تیار کیا۔ شام کے وقت فرضی گاہک کی جانب سے طے شدہ اشارہ ملتے ہی پولیس ٹیم نے اسپا سینٹر پر چھاپہ مارا اور کارروائی کرتے ہوئے گووند سنبھاجی سوریہ ونشی (18 سال)، ساکن بدھ وہار کے قریب، سانگوی ناندیڑ؛ مہیش پانڈورنگ کوکلوار (22 سال)، اسپا منیجر، ساکن بالاجی مندر کے قریب، سیڈکو ناندیڑ؛ اور پرمیندر سنگھ چاولہ (28 سال)، اسپا مالک، ساکن گردوارہ گیٹ نمبر 01، مہاراجہ ہوٹل کے قریب، ناندیڑ کو گرفتار کرلیا۔ پولیس تحقیقات میں انکشاف ہوا کہ اسپا کا مالک اور منیجر زیادہ رقم کا لالچ دے کر متاثرہ خواتین سے غیر قانونی جسم فروشی کا کاروبار کرواتے تھے۔ پولیس کارروائی کے دوران ناندیڑ، وڈودرا (گجرات) اور جلپائی گوڑی (مغربی بنگال) سے تعلق رکھنے والی مجموعی طور پر 3 متاثرہ خواتین کو آزاد کرایا گیا۔ پولیس نے پنچوں کی موجودگی میں جائے وقوعہ سے چھاپے کی کارروائی میں استعمال کی گئی نقد رقم اور موبائل فون سمیت مجموعی طور پر 59900 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ اس معاملے میں پولیس اہلکار ریتیش کلتے کی شکایت پر بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 703/2026 درج کیا گیا ہے۔ ملزمین کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 143(3)، 3(5) اور غیر اخلاقی انسانی تجارت کی روک تھام کے قانون کی دفعات 4، 5 اور 6 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس سندیپ جادھو، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس آرچنا پاٹل اور پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ کارروائی میں مقامی جرائم شاخ کے پولیس اہلکار ریتیش کلتے، گنیش لوسر وار، گیانو باکھٹے کر اور غیر اخلاقی انسانی تجارت مخالف یونٹ کے پولیس سب انسپکٹر ماروتی چوہان، خاتون پولیس سب انسپکٹر گائیکواڑ، پولیس اہلکار اچیوت مورے اور یشودا نے حصہ لیا۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر ان کے علاقے میں غیر قانونی انسانی تجارت، خواتین کا جسم فروشی کے لیے استحصال یا اس طرح کے غیر قانونی کاروبار کی اطلاع ملے تو فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا ہیلپ لائن نمبر 112 پر اطلاع دیں۔

ناندیڑ ضلع میں خصوصی کومبنگ آپریشن

۱۴۳/عادی مجرموں کی جانچ، غیر قانونی ہتھیار رکھنے پر ۶/مقدمات درج



ناندیڑ: ۲۵ نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں جائیداد اور جسم کے خلاف ہونے والے جرائم کی روک تھام، عادی مجرموں پر مؤثر نگرانی اور ضلع میں امن و امان کو مزید مستحکم کرنے کے مقصد سے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر ناندیڑ ضلع پولیس فورس کی جانب سے ۲۴ نومبر کی رات ۱۱ بجے سے ۲۵ نومبر کی صبح ۳ بجے تک پورے ضلع میں خصوصی کومبنگ آپریشن (Combings Operation) چلایا گیا۔ اس خصوصی مہم کے دوران عادی مجرموں، غیر قانونی ہتھیار رکھنے والے افراد، تڑی پار/حد پار کیے گئے مجرموں، ہسٹری شیٹرز اور مطلوب و مفرور ملزمان کی گہری جانچ پڑتال کی گئی۔ مشتبہ افراد، مجرموں کی سرگرمیوں اور ان کے ٹھکانوں کی تلاشی لے کر قانون و نظام برقرار رکھنے کے لیے امتناعی اور قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ پولیس کی کارروائی کے اعداد و شمار کے مطابق، اس کومبنگ آپریشن میں ۵۸ افسران اور ۲۰۶ پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ مہم کے دوران دفعات ۵۵، ۵۶ اور ۵۷ کے تحت تڑی پار یا تجویز کردہ ۲۱ مجرموں، ایم پی ڈی اے (MPDA) سے رہا شدہ ۳۱ مجرموں، اور جائیداد و جسم کے خلاف جرائم میں ملوث ۹۱ عادی مجرموں (مجموعی طور پر ۱۴۳ عادی مجرموں) کی پڑتال کی گئی۔ اس کے علاوہ ۶۹ سمن اور ۲۷ قابل ضمانت وارنٹ (BW) کی تعمیل کی گئی، جبکہ غیر ضمانت وارنٹ (NBW) کے ۴ ملزمان کو متعلقہ عدالت میں پیش کیا گیا۔ آپریشن کے دوران غیر قانونی ہتھیار رکھنے اور مشکوک حالت میں گھومنے والے افراد کے خلاف مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعہ ۱۲۲ اور آرمز ایکٹ کی دفعہ ۴/۲۵ کے تحت کل ۶ مقدمات درج کیے گئے۔ ان کارروائیوں میں وزیرآباد تھانے میں جرم نمبر ۵۷۵/۲۰۲۶ (دفعہ ۴/۲۵ آرمز ایکٹ، ۱ ملزم)، اردھاپور تھانے میں جرم نمبر ۶۲۸/۲۰۲۶ (دفعہ ۴/۲۵ آرمز ایکٹ، ۱ ملزم)، وزیرآباد تھانے میں جرم نمبر ۵۷۶/۲۰۲۶ (دفعہ ۱۲۲ مہاراشٹر پولیس ایکٹ، ۱ ملزم)، شیواجی نگر تھانے میں جرم نمبر ۵۱۸/۲۰۲۶ (دفعہ ۱۲۲ مہاراشٹر پولیس ایکٹ، ۱ ملزم)، اور ناندیڑ رورل تھانے میں جرم نمبر ۱۵۰۲/۲۰۲۶ اور ۱۵۰۳/۲۰۲۶ (دفعہ ۱۲۲ مہاراشٹر پولیس ایکٹ، ہر ایک میں ۱ ملزم) شامل ہیں۔ یہ خصوصی مہم ایس پی ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر ایڈیشنل ایس پی سندیپ جادھو اور ایڈیشنل ایس پی محترمہ ارچنا پاٹل کی رہنمائی میں تمام ایس ڈی پی اوز، تھانہ انچارجز، ماتحت افسران، لوکل کرائم برانچ (LCB) کے افسران و اہلکاروں اور آر سی پی (RCP) دستے کی فعال شرکت سے انجام دی گئی۔ پولیس انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ عادی مجرموں، تڑی پار افراد، مفرور ملزمان اور امن و امان میں خلل ڈالنے والوں کے خلاف آئندہ بھی ایسی خصوصی مہمات تسلسل کے ساتھ جاری رکھی جائیں گی تاکہ ضلع میں امن و تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

ناندیڑ ڈسٹرکٹ کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے مرحوم حاجی محمد عثمان لولانیہ کے نام سے سڑک منسوب کرنے کا مطالبہ

سابق وزیر اعلیٰ اشوک راؤ چوہان، میئر کویتا موڑے اور ڈی پی ساونت کو یادداشت پیش





ناندیڑ: ۲۵/نومبر (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کے سینئر فارماسیوٹیکل پروفیشنل اور سماجی شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے مرحوم حاجی محمد عثمان لولانیہ (عثمان میڈیکل) کی یاد میں بابا موڑز کے پیچھے چاند مسجد کارنر سے حیدرآباد مال تک جانے والی سڑک کو ان کے نام سے منسوب کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ناندیڑ ڈسٹرکٹ کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے سابق وزیر اعلیٰ اشوک راؤ چوہان کو نمائندگی پیش کی گئی۔ ایسوسی ایشن کے ذمہ داران نے ناندیڑ بلدیہ عظمیٰ کی میئر کویتا سنتوش موڑے اور سابق ایم ایل اے ڈی پی ساونت کو بھی یادداشت پیش کرتے ہوئے مذکورہ سڑک کو مرحوم حاجی محمد عثمان لولانیہ کے نام سے منسوب کرنے کی اپیل کی۔ مرحوم حاجی محمد عثمان لولانیہ شہر ناندیڑ میں دواسازی کے کاروبار سے وابستہ ایک سینئر، تجربہ کار، ممتاز اور قابل احترام شخصیت تھے۔ انہوں نے کئی سالوں تک عثمان میڈیکل کے ذریعے شہریوں کو ادویات فراہم کرتے ہوئے مریضوں کی خدمت انجام دی اور سماجی وابستگی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ ان کی خدمات اور شخصیت کو خراج عقیدت پیش کرنے کے مقصد سے سڑک کو ان کے نام سے منسوب کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس موقع پر سماجی کارکن محمد اظہر باغوان، محمد اقبال لولانیہ، محمد الیاس لولانیہ، محمد یوسف لولانیہ، محمد قادر لولانیہ، محمد حبیب لولانیہ، محمد عمران لولانیہ، محمد اشرف لولانیہ، محمد یونس لولانیہ، حاجی بھائی، یوسف بھوپالی، شمسو بھائی، ندیم بھائی سوداگر، اعجاز بھائی، داود بھائی ڈی کے اور دیگر ذمہ داران موجود تھے۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس شاہ جی امپ نے شہریوں کی شکایات سنیں، جن سمواد مہم کے تحت ۹/درخواستیں موصول



ناندیڑ: ۲۵ نومبر (ورق تازہ نیوز): ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) شاہ جی امپ نے ۲۵ نومبر کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) دفتر ہنگولی میں ضلع بھر سے آئے ہوئے شکایت کنندگان سے براہ راست بات چیت کی اور ان کے مسائل سنے۔ اپنے ضلعی دورے کے دوران شہریوں کی مشکلات کو سمجھنے، ان کے فوری حل کے ذریعے پولیس اور عوام کے درمیان رابطے کو مضبوط بنانے، اور عوامی مفاد پر مبنی طرز عمل کے ذریعے پولیس اور شہریوں کے تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے مقصد سے ڈی آئی جی شاہ جی امپ نے ناندیڑ ریجن کے چاروں اضلاع میں جن سمواد (عوام سے مکالمہ) مہم کا آغاز کیا ہے۔ آج ہنگولی ضلع کی کارکردگی کا ماہانہ جائزہ لینے کے لیے ڈی آئی جی صبح سے ہی ایس پی دفتر میں موجود رہے۔ اس دوران سہ پہر ۳ بجے سے شام ۴ بج کر ۳۰ منٹ تک انہوں نے ضلع کے شکایت کنندگان سے گفتگو کی، جس کے دوران مجموعی طور پر ۹ شکایت کنندگان نے اپنی تحریری درخواستیں ڈی آئی جی کے حوالے کیں۔ ان درخواستوں میں جائیداد کے تنازعات، مار پیٹ، درج مقدمات کی تفتیش اور غیر قانونی کاروبار سے متعلق شکایات شامل ہیں۔ موصول ہونے والی شکایات کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے ان کے فوری حل کے لیے متعلقہ سب ڈویژنل پولیس افسران اور تھانہ انچارج افسران کو ضروری ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ شکایت کنندگان سے موصول ہونے والی درخواستوں کے جلد از جلد تدارک کے لیے ڈی آئی جی دفتر کی جانب سے پہلے ہی سمویدنا (Samvedna) نامی شکایات کے ازالے کا نظام شروع کیا جا چکا ہے۔ آج جن سمواد مہم کے دوران موصول ہونے والی تمام درخواستوں کو سمویدنا پورٹل کے ذریعے مزید جانچ اور کارروائی کے لیے متعلقہ افسران کو منتقل کیا جائے گا، جبکہ ہر شکایت پر کی گئی کارروائی کا جائزہ ناندیڑ ریجن دفتر کی فیڈ بیک ٹیم کے ذریعے لیا جائے گا۔ اس موقع پر ایس پی شرینک لوڈھا، ایڈیشنل ایس پی کملیش مینا، سب ڈویژنل پولیس آفیسر واسمت، لوکل کرائم برانچ کے پولیس انسپکٹر اور شہر کے مختلف تھانوں کے انچارج افسران موجود تھے۔

ذات کی توثیقی سرٹیفکیٹ کی درخواستوں میں موجود خامیوں کی آن لائن تکمیل کریں

ناندیڑ: ۲۵/نومبر (ورق تازہ نیوز): تعلیمی سال ۲۰۲۶-۲۷ کے دوران پیشہ ورانہ کورسز (پروفیشنل کورسز) میں ریزرو کیٹیگری سے داخلہ یقینی بنا چکے، تاہم جن کے ذات کے توثیقی سرٹیفکیٹ (کاسٹ ویلیڈیٹی سرٹیفکیٹ) کی کارروائی تاحال جاری ہے، ایسے اہل پسماندہ طبقات کے طلبہ اپنی درخواستوں میں موجود خامیوں (ٹروٹیوں) کی فوری آن لائن تکمیل کریں، یہ اپیل ڈسٹرکٹ کاسٹ سرٹیفکیٹ اسکروٹنی کمیٹی، ناندیڑ نے کی ہے۔ اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ ذات کے توثیقی سرٹیفکیٹ کے فقدان کے باعث کوئی بھی پسماندہ طالب علم پیشہ ورانہ کورس میں داخلے سے محروم نہ رہنے پائے۔ اسٹیٹ کامن انٹرنس ٹیسٹ سیل کے تحت اعلیٰ تعلیم، تکنیکی تعلیم، زرعی تعلیم، طبی و آیوش تعلیم اور آرٹس ایجوکیشن کے محکموں کے ماتحت مختلف انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پیشہ ورانہ کورسز کے لیے مرکزی داخلہ عمل انجام دیا جا رہا ہے۔ ریزرو کیٹیگری سے داخلہ پانے والے متعدد طلبہ کے ذات کے توثیقی سرٹیفکیٹ ابھی زیر غور اور فیصلہ سازی کے مرحلے میں ہیں، جنہیں متعلقہ کمیٹیوں کی جانب سے ایس ایم ایس، ای میل اور خطوط کے ذریعے درخواست کی خامیوں کو دور کرنے کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ تاہم، ہدایات کے باوجود کئی طلبہ اور درخواست دہندگان نے ابھی تک متعلقہ کمیٹیوں سے رابطہ نہیں کیا ہے۔ کمیٹی نے واضح کیا ہے کہ طلبہ اپنے ایپلیکیشن لاگ ان کے ذریعے فوری طور پر آن لائن خامیوں کی تکمیل کریں۔ اس مقصد کے لیے اس نئی ویب سائٹ پر ہارٹی ہیلپ ڈیسک کی سہولت فراہم کی گئی ہے، جبکہ شکوک و شبہات کے ازالے اور رہنمائی کے لیے ٹیلی فون نمبر ۲۶۳۳۳۳۳۹-۰۲۰، واٹس ایپ نمبر ۹۴۰۴۹۹۹۴۵۲ (صرف پیغام کے لیے) اور ای میل پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ درخواست میں موجود خامیوں کو دور کرنے کی ذمہ داری متعلقہ درخواست دہندہ کی ہوگی۔ ڈسٹرکٹ کاسٹ سرٹیفکیٹ اسکروٹنی کمیٹی ناندیڑ کے چیئرمین ڈاکٹر کرن مہاجن، ڈپٹی کمشنر و رکن ڈاکٹر چھایا کلال اور ریسرچ آفیسر و ممبر سکریٹری رام چندر ونگالے نے طلبہ اور والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ نئی ویب سائٹ اور بہتر شہری خدمات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مقررہ وقت میں اپنی درخواستوں کی خامیوں کی تکمیل یقینی بنائیں۔

ڈی جے معاملے میں کوئی سیاسی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی

امن کمیٹی کے اجلاس میں ایڈیشنل ایس پی ارچنا پاٹل کی سخت تنبیہ

ماہور: ۲۵/نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع کے شری کشیتر ماہور شہر میں قابل اعتراض گانا بجانے اور بینر پھاڑنے کے واقعات کے باعث سماجی فضا کشیدہ ہونے کے پس منظر میں، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایڈیشنل ایس پی) ارچنا پاٹل نے واضح اور سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ ڈی جے بجانے کے معاملے میں کسی بھی قسم کی سیاسی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے یہ تنبیہ ماہور پولیس اسٹیشن میں منعقدہ امن کمیٹی (شانتتا سمیتی) کے اجلاس کے دوران دی۔ تاہم، اس کے ساتھ ہی عوامی و سماجی حلقوں میں یہ سوالات بھی اٹھائے جا رہے ہیں کہ سپریم کورٹ کے احکامات کے مطابق صوتی آلودگی (نوائز پولیوشن) کے قوانین پر عملدرآمد کی ذمہ داری پولیس کی ہونے کے باوجود ماضی میں ۱۲ ڈی جے کان پھاڑ دینے والی آواز میں کیسے بجائے گئے، انہیں اجازت کس نے دی اور بروقت کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔ تفصیلات کے مطابق، ماہور شہر سے نکالے گئے ایک جلوس کے دوران قابل اعتراض گانا بجائے جانے کا واقعہ پیش آیا تھا، جس پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ماہور بند کی کال دی گئی تھی۔ اس کے بعد بعض نامعلوم افراد کی جانب سے بینر پھاڑے جانے کی واردات بھی سامنے آئی، جس کے نتیجے میں ہفتہ وار بازار کا دن ہونے کے باوجود پیر کے روز شہر میں دوبارہ بند منایا گیا۔ ان دونوں واقعات کے سلسلے میں ماہور پولیس نے متعلقہ افراد کے خلاف مختلف قانونی دفعات کے تحت مقدمات درج کیے ہیں۔ شہر میں پیش آنے والے ان واقعات کے باعث سماجی ہم آہنگی اور امن و امان کا مسئلہ پیدا نہ ہو، اس مقصد سے پیر کی دوپہر ایک بجے امن کمیٹی کا اجلاس طلب کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں ایڈیشنل ایس پی ارچنا پاٹل، سب ڈویژنل پولیس آفیسر کرن بھونڈوے، پولیس انسپکٹر دیوداس چوپڑے، جوندھلے، بی جے پی کے نوجوان رہنما ڈاکٹر نرنجن کیشوے، کارپوریٹر گوپو مہامنے اور میگھراج جادھو کے علاوہ شہر کے معزز شہری اور صحافی بڑی تعداد میں شریک تھے۔ اجلاس کے اختتام پر خطاب کرتے ہوئے ارچنا پاٹل نے ڈی جے کے استعمال کے حوالے سے پولیس انتظامیہ کی پالیسی کو دوٹوک الفاظ میں واضح کیا اور کہا کہ مذہبی و سماجی تقریبات قانون کے دائرے میں رہ کر ہی منعقد کی جائیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ڈی جے بجانے کے سلسلے میں کسی بھی قسم کا سیاسی دباؤ یا مداخلت ہرگز گوارا نہیں کی جائے گی۔

معذور افراد نے کلکٹر اور ایس پی کو یادداشت پیش کی

راہل سالوے کے خلاف درج مقدمے کی غیر جانبدارانہ جانچ اور زیر التوا مسائل کے فوری حل کا مطالبہ



ناندیڑ: ۲۵/نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع کے معذور افراد کے مختلف زیر التوا جائز مطالبات کے حل اور معذور رہنما راہل سالوے کے خلاف شیواجی نگر پولیس اسٹیشن ناندیڑ میں درج کیے گئے مقدمے کی غیر جانبدارانہ جانچ کے مطالبے کو لے کر آج سینکڑوں معذور افراد نے کلکٹر دفتر ناندیڑ میں ڈسٹرکٹ کلکٹر اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو ایک اجتماعی میمورنڈم پیش کیا۔ اس موقع پر معذور افراد نے اپنے مسائل کے فوری حل پر زور دیتے ہوئے انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ اگر انہیں انصاف نہ ملا تو وہ پرامن اور جمہوری انداز میں اجتماعی احتجاج اور غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال شروع کرنے پر مجبور ہوں گے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ناندیڑ ضلع کے معذور افراد کی قیادت کرنے والے راہل سالوے کی سربراہی میں اب تک تقریباً ۳۰۰ سے زائد تحریکیں، بھوک ہڑتالیں اور morche جمہوری طریقے سے منعقد کیے جا چکے ہیں۔ اس کے باوجود معذور افراد کے حقوق کا قانون ۲۰۱۶ مؤثر طور پر نافذ نہیں کیا جا سکا ہے، جبکہ مقامی خود مختار اداروں کا ۵ فیصد مخصوص فنڈ، ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کا ۱ فیصد فنڈ، معذور اسکولوں کی جانچ پڑتال، گھروں کی اسکیم (گھرکل)، خود روزگار کے لیے جگہ، بحالی، اعزازیہ اور ملازمتوں کے بیک لاگ جیسے اہم مسائل تاحال زیر التوا ہیں۔ ضلع انتظامیہ کی صفائی مہم کی اپیل کے مطابق معذور افراد کے مسائل کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانے کے لیے راہل سالوے کی قیادت میں سینکڑوں معذور افراد نے پرامن گاندھی گری تحریک چلائی تھی، تاہم اس احتجاج کے بعد راہل سالوے کے خلاف شیواجی نگر تھانے میں مقدمہ درج ہونے پر معذور برادری میں شدید ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ یادداشت کے ذریعے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مذکورہ مقدمے کی کسی سینئر پولیس افسر کے ذریعے غیر جانبدارانہ جانچ کرائی جائے، اور اگر مقدمہ بے بنیاد ثابت ہو تو قانون کے مطابق اسے خارج کرنے کی کارروائی عمل میں لائی جائے، نیز معذور افراد کے تمام زیر التوا مطالبات پر وقت مقررہ کے اندر کارروائی کی جائے۔ میمورنڈم پیش کرتے وقت امر دیپ گودھنے (کمل فاؤنڈیشن، ناندیڑ)، عتیق حسین، سید عارف، سنجے دھول دھانی، ناگناتھ کام جلگے، شیخ عمر، کارتک کمار بھرتی پرم، روی کوکرے، شیشی راؤ واگھمارے، مدھوکر واگھمارے، شیواجی سوریہ ونشی، شیخ عالم، بھوج راج شندے، سید ساجد، نارائن نولے، گلاب راؤ پنڈت، گووند برواڈے، سنتوش ولم وار، اجے گورے، منگیش جادھو، نارائن تاڈلوار، سنتوش بورلے پوار، شیخ ظہیر الدین، شیخ صمد میاں، محمد فیصل، شیخ علی اور شیخ ریاض سمیت دیگر معذور افراد موجود تھے۔

ٹیوشن کلاسز یا دیگر کاروبار کے لیے دو ہال کرائے پر دینا ہے

ناندیڑ کے ضلع پریشد ہائی اسکول اتوارہ کے سامنے ارسی سی کے دو ہال پہلے اور دوسرے منزلے پر ٹیوشن کلاسز یا دیگر کاروبار کے لیے کرائے پر دینا ہے اور اسی بلڈنگ میں 12×9 گودام اور مین روڈ پر ایک دکان کرایہ پر دینا ہے اور مچھلی مارکیٹ میں دو بیڈ روم ایک ہال نیا باورچی خانہ نیا اور آر سی سی کا ایک مکان کرایہ پر پر دینا دی ہے رابطہ قائم کرے۔

سید ممتاز علی شاہ : 7276718532
سید محبوب علی شاہ، سابقہ کونسلر : 9764286059


PROP. ABDUL RAHMAN
8999942523
نیو زینت جیولرس
ریحان کامپلیکس، باغبان گلی، صرافہ نمبر ۲، ناندیڑ۔
NEW
ZEENAT JEWELLERS
Rehan Complex, Baghban Galli, Sarafa No.02, Nanded-04


سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766


Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604